

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

گلدستہ احادیث

(حصہ اول)

پسند فرمودہ:

شیخ التفسیر الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زولی خان صاحب کراچی

ترتیب و تالیف:

مولانا غلام غوث آریانوی دیوبندی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ تعالیٰ اس شخص کو تازہ (خوش) رکھے جس نے مجھ سے کوئی بات سنی
اور جس طرح سنی تھی اس کو پہنچا دیا (حدیث)

گلدستہ احادیث

(حصہ اول)

پسند فرمودہ:

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب کراچی

(ترتیب و تالیف)

مولانا غلام غوث آربانوی دیوبندی

ناشر: یونائیٹڈ پرنٹرز، زونکی رام روڈ کوسٹ

نام کتاب: گلدستہ احادیث
 مؤلف: مولانا غلام غوث آربانوی دیوبندی
 اشاعت:
 بار اول: ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ ۲۰۰۲ء
 بار دوم: رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ ۲۰۰۸ء

ملنے کا پتہ:

عطاء اللہ دیوبندی متعلم جامعہ مطلع العلوم کوشہ
 مولوی مہر اللہ مدیر مدرسہ دارالعلوم شمسہ اوستہ محمد بلوچستان
 مفتی جمال الدین صاحب
 مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم چاغی اسٹریٹ سریاب روڈ کوشہ

فہرست

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۲	انتساب	۱
۳	رائے گرامی	۲
۴	رائے گرامی	۳
۵	رائے گرامی	۴
۸	اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے	۵
۱۱	اسلام کے اہم ارکان	۶
۱۲	مال کا زکوٰۃ ادا کرنا	۷
۱۴	رمضان المبارک کی فضیلت	۸
۱۵	فضیلت حج	۹
۱۵	روضہ مبارک کی زیارت کی فضیلت	۱۰
۱۶	توحید باری تعالیٰ کی اہمیت	۱۱
۱۷	خدا سے مانگو	۱۲
۱۷	توحید ذریعہ نجات ہے	۱۳
۱۸	شرک ذریعہ عذاب ہے	۱۴
۱۹	جنت کی بشارت	۱۵
۲۰	موحد شفاعت کا مستحق ہے	۱۶

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۲۱	فضائل جہاد	۱۷
۲۵	مرد مجاہد صلاح الدین ایوبی کا قول	۱۸
۲۵	جہاد نہ کرنے پر وعید	۱۹
۲۶	آنحضرت ﷺ کا جھنڈا	۲۰
۲۷	بدعتی کا عمل قبول نہیں	۲۱
۲۸	بدعتی پر توبہ کا دروازہ بند ہوتا	۲۲
۲۸	بدعتی دوزخیوں کے کتے ہیں	۲۳
۲۹	بدعتی کی تعظیم منع ہے	۲۴
۲۹	بزرگوں کے نام پر ذبح کرنا جائز نہیں	۲۵
۳۰	عرس کی ممانعت	۲۶
۳۱	درود پڑھنے کا ثواب	۲۷
۳۳	بخیل کون ہے؟	۲۸
۳۳	کامل مسلمان کون ہے	۲۹
۳۴	علماء کی اتباع کریں	۳۰
۳۶	سفر سے واپسی پر دعوت کرنا	۳۱
۳۶	شرابی جنت میں داخل نہیں ہوگا	۳۲

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۳۷	مصیبت رحمت خداوندی ہے	۳۳
۳۷	کبوتر بازی ناجائز ہے	۳۴
۳۸	زمین غصب کرنے کا وبال	۳۵
۳۹	ذکر کی فضیلت	۳۶
۳۹	جنازہ میں دعا کا حکم	۳۷
۴۰	فقہائے احناف اور دعا بعد جنازہ	۳۸
۴۴	قبروں کو سجدہ گاہ بنانا حرام ہے	۳۹
۴۵	قبروں پر عورتوں کا جانا منع ہے	۴۰
۴۶	سخت دلی کا علاج	۴۱
۴۶	بے رحم شخص رحمت سے محروم	۴۲
۴۷	ماں باپ کا حق	۴۳
۴۹	بڑا بھائی باپ کے مانند ہے	۴۴
۴۹	آپ ﷺ کا پسندیدہ مشروب	۴۵
۵۰	پانی تین سانس میں پینا چاہئے	۴۶
۵۰	زحرم کا پانی کھڑے ہو کر پینا	۴۷
۵۱	اتباع سنت کا ثواب	۴۸

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۵۲	تبلیغ کی اہمیت	۴۹
۵۳	وعا عبادت ہے	۵۰
۵۴	اولیاء اللہ سے دشمنی رکھنا	۵۱
۵۵	سود کا گناہ	۵۲
۵۶	ہمسایہ کو ستانا	۵۳
۵۶	جانوروں کو لڑانا منع ہے	۵۴
۵۷	مرغ کو برا کہنا منع ہے	۵۵
۵۷	عورت کا سر منڈانا حرام ہے	۵۶
۵۹	مونچیں کتروانے کا حکم	۵۷
۵۹	پگڑی باندھنا سنت ہے	۵۸
۶۰	شہد کی فضیلت	۵۹
۶۱	آپ قائد اور خاتم النبیین ہیں	۶۰
۶۲	صحابہ اور تابعین کی فضیلت	۶۱
۶۲	صحابہ کرام کو برا کہنے والا ملعون ہے	۶۲
۶۲	صدیق اکبرؓ صحابہ کے سردار ہیں	۶۳
۶۳	حضرت عمر فاروقؓ کی فضیلت	۶۴
۶۳	حضرت عثمانؓ آپ کے رفیق ہیں	۶۵

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۶۶	حضرت علیؓ علم کا دروازہ ہیں	۶۳
۶۷	اہل بیت کا دشمن آپ کا دشمن ہے	۶۳
۶۸	صف کی درستی کا حکم	۶۳
۶۹	امام سے پہل کرنے کی ممانعت	۶۵
۷۰	قبولیت دعا کا وقت	۶۵
۷۱	مسجد بنانے کا ثواب	۶۶
۷۲	مسجد میں دو رکعتیں پڑھنا	۶۷
۷۳	جماعت کی نماز کا ثواب	۶۷
۷۴	شرک گناہ بکیرہ ہے	۶۸
۷۵	دنیا قید خانہ ہے	۶۹
۷۶	تصویر کی شرعی حیثیت	۷۰
۷۷	منافق کی نشانیاں	۷۱
۷۸	عصبیت پر وعید	۷۳
۷۹	غصہ سے بچنے کی تاکید	۷۳
۸۰	ظالم کی مدد کرنا جائز نہیں	۷۳
۸۱	کون سے لوگ شفاعت کریں گے	۷۵

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۷۶	حیاء ایمان کا حصہ ہے	۸۲
۶۷	روزانہ کنگھی کی ممانعت	۸۳
۷۷	جھوٹ بولنے کی نحوست	۸۴
۷۷	آپ کو پیشی چیز پسند تھی	۸۵
۷۸	کھانا کھلانے کی فضیلت	۸۶
۷۸	مل کر کھانے میں برکت ہے	۸۷
۷۹	دنیا نبی کریم کی نگاہ میں	۸۸
۸۰	دو بہترین نعمتیں	۸۹
۸۱	مال آزمائش ہے	۹۰
۸۱	ضرورت سے زیادہ تعمیر پر وعید	۹۱
۸۲	قناعت کی فضیلت	۹۲
۸۲	خدا کے نزدیک پسندیدہ مسلمان	۹۳
۸۳	اعتبار خاتمہ کا ہے	۹۴
۷۳	نماز تہجد پڑھنے کی فضیلت	۹۵

﴿انتساب﴾

عالم اسلام کے عظیم علمی مرکز دارالعلوم دیوبند کے نام جس سے نکلنے والے
چشمہ علم و حکمت نے کرہ ارض کو سیراب کیا۔

جس کی بدولت جہالت، دھرمیت، زندہ بقیہ اور بدعت کی بدبودار ہوائیں
زیر خاک دفن ہو کر رہ گئیں۔

اللہ تعالیٰ اس توحید و سنت کے علمبردار اور طاغوتی طاقتوں کیلئے نگلی تلوار مرکز
علمی کی اپنے فضل سے حفاظت فرمائے۔ آمین

خاک پائے علماء دیوبند

احقر غلام غوث آربانوی دیوبندی

رائے گرامی

قاطع شرک و بدعت استاذ العلماء شیخ الحدیث
حضرت مولانا سید عبدالستار شاہ صاحب مدظلہ
مدیر جامعہ رحیمیہ سرکی روڈ کوئٹہ بلوچستان
اہل الحدیث طویلۃ اعمارہم
ووجوہہم بدعاء النبی منصرۃ
وسمعت من بعض المشائخ انہم
ارزاقہم ایضاً بسہ متکثرۃ

مبلغ کتاب و سنت ماحی شرک و بدعت حضرت علامہ غلام غوث اربانوی دیوبندی مدظلہ کا قلم بے نیام اہل شرک و بدعت کے لئے سیف قاطع رہا ہے۔ حضرت نے کتاب و سنت میں تحریف کرنے والوں کیلئے ہر محاذ پر جہاد جاری رکھتے ہوئے مبتدعین کو دندان شکن جواب دیتا رہا ہے۔ جہاں جہاں ابلیسی کارنامے اور شیطانی حربوں کی دیوار کھڑی کی گئی ہے۔ مولانا کے قلم و زبان ایسے تمام لات و منات کو پاش پاش کیا ہوا ہے عیسویوں کے نام پر جو جو بت تراشے گئے ہیں حضرت نے انہیں "و مرقناہم کل ممزق" ریزہ ریزہ کر کے باطل کی پجاریوں پر ریزہ طاری کیا ہوا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کی سنت ہمیشہ سے قائم ہے "لکل فرعون موسیٰ" ہر بت کیلئے بت شکن پیدا کرنا اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت کا عجوبہ مثالی ہے۔

سر دست حضرت کا مختصر رسالہ گلدستہ احادیث زیر نظر ہے الحمد للہ محدثانہ فقہانہ انداز کے ساتھ دلکش پیرایہ پر مختلف مضامین سے چیدہ چیدہ احادیث مبارکہ کا انتخاب کیا ہوا ہے روزمرہ پیش آمدہ مسائل پر اختصار و جامعیت کے ساتھ مدلل سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو ایک متقی موحّد عالم دین ہی کا کام ہے کہ مزاج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق احادیث مبارکہ کی تشریح کرے اہل توحید علماء نبوت کے مزاج شناس ہوتے ہیں شرک و بدعت میں لت پت نام نہاد مبتدعین اس مبارک منزلی و جادہ سے دور اور محروم رہے ہیں۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو مزید ایسی سنہری خدمات انجام دینے کی توفیق ہو۔

سید عبدالستار شاہ کوئٹہ

رائے گرامی

مجاہد ملت شیخ الفیروز الحدیث فقیہ العصر

حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب دامت برکاتہم

مدیر جامعہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی

الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علیہ وسلم علی رسولہ الکریم و نبیہ الامین و علی الہ
و اصحابہ اجمعین اما بعد! محترم و مکرم حضرت مولانا غلام غوث صاحب اربانوی دیوبندی
دامت برکاتہم کی تازی تصنیف مگدستہ احادیث حصہ اول نظر سے گزری ماشاء اللہ علوم و
حقائق کے دریا کو حضرت نے کوزہ میں بند فرمایا ہے۔ ”این چنین می روی کہ زیبای
روش“ بہترین عناوین علمی موضوعات تحقیق و تدقیق سے سرشار ادلہ و براہین بحر بیکراں کی
طرح موجزن ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ حضرت کے جہد سلیم اور سعی بلیغ کو اپنی بارگاہ میں
شرف قبولیت نصیب فرمائے۔ اور امت کو ایسے گراں قدر وارث الانبیاء اور ان کی بیش
بہا علمی تصنیفات سے استفادہ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے کتاب اس اعتبار سے
امتیازی ہے کہ اس میں عقیدہ توحید کی باقاعدہ وضاحت اور شرک کی نفی ہے۔ سنت نبویہ
کے موطن منورہ کی نشاندہی اور بدعات و محدثات کا رد بر ملا ہے۔ حقیقتاً یہی وہ منہاج
ہے جو علماء اہل سنت اور متبعین کے درمیان امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت اقدس
امام العصر مولانا سید محمد انور شاہ صاحب نے امام غزالی سے نقل کیا ہے کہ بدعتی کا خاتمہ

کفر پر ہوتا ہے۔ اور عند الموت اس کا ایمان سلب ہو جاتا ہے۔

ومن ههنا علم ان ما ذكره الغزالي من سلب الايمان عن بعض اهل البدع عند الاحتضار صواب والعياذ بالله وذلك لان المبدع اذا رأى امارات العذاب يكسره نفاء الرب جل مجده ، فينكره الله ايضاً لقاءه ، فيسلب ايمانه ، ولانه اذا امضى حياته في البدع ، وظهرت له حقائقها عند موته فيجدها معاصي ، يحدث له التردد في سائر الدين ، لعله يكون كله كذلك ، فيسلب ايمانه ، اعادتنا الله منته ، وامناتنا على الملة البيضاء الحبيبة ، فيض الباري شرح البخاري (ص ۳۳۲ ج ۳)

حق تعالیٰ شانہ عمر بھرا حقائق حق اور باطل باطل کی توفیق رفیق فرمائے۔

خون دل دیکر نکھاریں گے رخ برگ گلاب

ہر رنگشیر ، کر تحفظ تحفظ کی قسم کھائی ہے

خادمکم الفقیر

محمد زرولی خان عفا اللہ عنہ

رائے گرامی

مجاہد ملت جرنل جمعیت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب سومر ولاڑکانہ

ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ

حامد ابو مصلیا و بعد: حضرت مولانا غلام غوث آریبانوی دیوبندی

دامت برکاتہم العالیہ۔ ایک مجاہد عالم دین بہترین مدرس اور لا جواب خطیب ہیں۔ وہ لوگوں کو شرک و بدعت سے بچانے کیلئے ان کے عقائد کی اصلاح کیلئے قرآن و سنت کی پاکیزہ تعلیمات کو عام کرنے کیلئے اکابر علماء دیوبند کے خلاف اہل بدعت والخرافات کی جانب سے کیئے جانے والے سبے بنیاد پر ویسٹ گنڈہ کا جواب دینے کیلئے عرصہ سے قلمی جہاد میں مصروف ہیں۔ انہوں نے اس حوالہ سے کافی علمی۔ اصلاحی اور معلوماتی کتابچے تحریر فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک ”گلدستہ احادیث“ ہے جو کہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ الحمد للہ مولانا کی تحریر دلچسپ اور علمی ہوتی ہے۔ جس سے لوگوں کی اصلاح کا سامان ہوتا ہے۔

میں بازگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محترم مولانا کے

اس جہاد کو منظور و مقبول فرمائے۔ مولانا کے رسائل کو امت کی ہدایت کا ذریعہ بناوے۔

آمین

مجھے یقین ہے کہ جو شخص بھی ضد و عناد کو چھوڑ کر مولانا کی تحریروں کا مطالعہ کرے گا۔ انشاء اللہ وہ لازماً مستفید ہوگا۔ اللہ کرے کہ لوگ شرک و بدعت کو چھوڑ کر توحید و سنت کے پروانے بن جائیں۔ نیز ضرورت اس بات کی ہے کہ مولانا صاحب کی تحریروں کو مختلف زبانوں مثلاً سندھی، بلوچی، پشتو وغیرہ میں ترجمہ کر کے عوام الناس تک زیادہ سے زیادہ مقدار میں پہنچایا جائے۔ تاکہ مختلف زبانیں بولنے والے حضرات بھی مولانا کی کتابوں سے استفادہ کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ مولانا کی حفاظت فرماویں۔ اور اس کی زندگی علم عمل میں برکت نازل فرماوے۔ آمین یا رب العالمین۔

راقم الحروف احقر العباد

ڈاکٹر خالد محمود

ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام سندھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وخاتم
النبيين محمد وعلى آله واصحابه اجمعين.

اما بعد: فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.

فرزندان توحید و سنت کی ایمان کی ترویج کیلئے مختلف مضامین پر مشتمل

احادیث کا ایک حسین مجموعہ بنام ”گلدستہء احادیث“ جو درحقیقت روحانی پھول
ہیں۔ جن کو سجا کر پیش کیا جاتا ہے۔ قوی امید ہے کہ توحید و سنت کے باغ کے مالی ان
پھولوں کی مہک سے ایمان و عمل میں تراوٹ اور تازگی محسوس کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں
گلشن محمدی ﷺ کے حسین پھولوں کی آبیاری خون سے کرنے کا جذبہ دے۔

آمین یا اے العالمین

﴿اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے﴾

(حدیث ۱)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا
لِامْرِئٍ مِمَّا فَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ
إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى
دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَبْتَغِي وَجْهَهَا
فَهُجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

(بخاری مسلم)

ترجمہ:- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا۔

کہ تمام اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ لہذا
جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کیلئے
ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی
کیلئے ہوگی۔ اور جس نے دنیا حاصل کرنے
کیلئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کیلئے
ہجرت کی تو اس کی ہجرت اس چیز کیلئے ہوگی۔
جس کا اس نے ارادہ کیا ہے۔

تشریح :- یہ حدیث بڑی فضیلت والی اور اہمیت کا حامل ہے۔ چنانچہ حضرت
ابوعبیدہؓ فرماتے ہیں کہ ذخیرہ احادیث میں یہ حدیث جامع اور مفید تر ہے۔ بعض
حضرت نے کہا نیز ایک قول امام شافعیؒ کی بھی ہے کہ یہ حدیث نصف علم ہے۔ کیونکہ
عمل کی دو قسمیں ہیں (۱) ظاہری :- جن کا تعلق جسم کیساتھ ہوتا ہے (۲) باطنی :- جن
کا تعلق دل کیساتھ ہوتا ہے۔ تو اس حدیث میں دوسری قسم کے اعمال میں سے اہم عمل
یعنی نیت کا ذکر ہے اس لئے یہ نصف علم ہے۔ علامہ سیوطیؒ سے منقول ہے کہ امام شافعیؒ،
عبدالرحمن بن مہدی، علی بن مدینی، ابوداؤد، دارقطنی کے نزدیک یہ حدیث ثلث علم یا
ثلث اسلام ہے اس کی ایک وجہ علامہ سیوطیؒ نے ذکر کی ہے کہ کسب عبد کی تین قسمیں

ہیں (۱) بعض وہ جن کا تعلق دل سے ہے (۲) وہ اعمال جن کا تعلق زبان سے ہے
(۳) وہ اعمال جن کا تعلق جوارح و اعضاء سے ہے۔ اس حدیث میں دل سے تعلق
رکھنے والے اعمال کی اصلاح کا ذکر ہے۔ تو اس لحاظ سے ٹکٹ علم ہے۔

دوسری وجہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے ذکر کی ہے کہ تمام احکام کے مرجع تین
چیزیں ہیں (۱) الحلال بین و الحرام بین (۲) من عمل عملاً ليس منه فهو
رد (۳) انما العمال بالنيات۔ تو اس لحاظ سے یہ ٹکٹ اسلام ہے۔

اور بعض کے نزدیک یہ حدیث ربح اسلام ہے۔ کیونکہ اسلام کا خلاصہ چار
چیزیں ہیں (۱) شبہات سے بچو (۲) زہد اختیار کرو (۳) غیر مقصودی چیزوں کو چھوڑ
دو (۴) نیت کو درست کرو۔ تو ان میں سے ایک کو اس میں ذکر کیا گیا ہے۔ علامہ ابو
سلیمان خطابیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ متقدمین ہر دینی کام کو اس حدیث سے
شروع کرتا مستحسن اور اچھا سمجھتے تھے۔ نیز عبدالرحمن مہدیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی
کوئی کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ کرے تو ابتداء اس حدیث سے کرنی چاہئے۔

خلاصہ:۔ حدیث میں تین چیزیں ہیں (۱) عمل (۲) ثمرہ (۳) اخلاص
فمن كانت هجرته من عمل کی طرف اشارہ ہے اور الی اللہ و رسولہ میں اخلاص
کی طرف اشارہ ہے اور فہجرته میں ثمرہ اور نتیجہ کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح
آنے والے جملہ کے اندر بھی ان تینوں چیزوں کا بیان ہے۔

مسائل مستبطہ:۔ اس حدیث سے مندرجہ ذیل چیزیں مستبط ہوئی
ہیں۔ (۱) ثمرہ اعمال نیت پر موقوف ہے: ان خیراً فخیرو: وان شراً فشر یعنی

جیسی نیت ویسا پھل البتہ مباح اعمال میں اگر نیت برقی ہے تو سبب عقاب ہے اور اگر نیت بالکل نہیں تو لا عقاب ولا ثواب اور اگر نیت طاعت کی ہے تو طاعت بن جائیگا مثلاً حضرت ہاجرہ کا دوزنا طبعی امر تھا لیکن رضا الہی شامل حال تھی تو شعائر اللہ میں سے بن گیا۔ اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجاہد کے گھوڑے کے پیشاب کا بھی ثواب ملے گا۔ (۲) حصول علم میں نیت درست ہونی چاہئے۔ (۳) طلب علم کے لئے کبھی وطن چھوڑنا پڑے گا۔ (۴) کسی کی نیت پر حملہ نہیں کرنا چاہئے جو کہ لاموعہ مانوی سے معلوم ہوتا ہے۔ (۵) ایک عمل میں متعدد نیات سے ثواب بڑھ جائے گا جو کہ ماس کے عموم سے معلوم ہوتا ہے مثلاً مسجد میں بیٹھنا ایک عمل ہے پھر اس کے ساتھ اعتکاف کی نیت کرنا ہے اور دوسرا انتظار جماعت کی اور تیسرا علمی افتادہ و استفادہ کی اور علماء صالحین سے ملاقات کی۔ اب اگرچہ کام ایک ہے (مسجد میں بیٹھنا) لیکن نیت مختلف عبادات کی ہے تو ثواب بڑھ جائے گا۔ مگر یہ یاد رہے کہ معاصی کے اندر نیت مؤثر نہیں ہوتی کہ نیت کی وجہ سے معصیہ طاعت بن جائے۔ بلکہ گناہ کر کے ارادہ نیکی کا کرنا یہ مستقل گناہ ہے جیسا کہ چوری کر کے خیرات کر نیکی نیت سے یا مال حرام سے مسجد بنائے یا کسی کو خوش کرنے کیلئے غیبت کرے تو اس صورت میں معصیہ معصیہ رہے گی نیت کی خوبی کی وجہ سے طاعت نہیں بنے گی۔ (۶) حصول علم کیلئے ہجرت حقیقی یعنی ترک معاصی کرنا ہوگا۔ (۷) دین کے راستہ میں دنیا کمانا برا ہے۔

نوٹ:- اس حدیث کے بہت سارے علمی مباحث کو نہیں چھیڑا گیا ہے۔

﴿اسلام کے اہم ارکان﴾

(حدیث ۲)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٍ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَا
الزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَصُومَ رَمَضَانَ
(بخاری مسلم)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
ارشاد ہے۔

کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے سب سے
پہلے اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور
رسول ہیں۔ اس کے بعد نماز قائم کرنا، زکوٰۃ
ادا کرنا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا۔

علا تشریع ۛ اسلام کے یہ پانچوں ارکان نہایت ہی اہم ہیں حتیٰ کہ اسلام کی بنیاد انہی
کو قرار دیا گیا ہے۔ مگر ایمان کے بعد سب سے اہم چیز نماز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر سب چیزوں سے پہلے نماز فرض کی اور قیامت
میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔ (حقوق اللہ میں سے) نماز کے بارے میں
اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ نماز کے
بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ نماز افضل جہاد ہے، نماز اسلام کی علامت ہے،
نماز دین کا ستون ہے، نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے، نماز جنت کی کنجی ہے۔ جو شخص
پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا ہے شیطان اس سے ڈرتا ہے جو شخص صبح کو نماز کیلئے جاتا
ہے اس کے ہاتھ میں ایمان کا جھنڈا ہوتا ہے۔ اور جو شخص صبح کو (تلاوت اور وظیفہ وغیرہ
کیئے بغیر) بازار کو جاتا ہے اس کے ہاتھ میں شیطان کا جھنڈا ہوتا ہے۔ نماز کو اول وقت

میں پڑھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ نماز اللہ کی بڑی رحمت ہے اس لئے ہر مصیبت اور پریشانی کے وقت نماز کی طرف متوجہ ہونا گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی سخت امر پیش آتا تھا تو آپ ﷺ فوراً نماز کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پیغمبر علیہ السلام کے طریقہ پر چلنے کی توفیق دے۔

﴿مال کا زکوٰۃ ادا کرنا﴾

<p>ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو جو تم پر واجب تھا وہ تم نے ادا کر دیا۔</p>	<p>(حدیث ۳)</p> <p>عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُدِيَتْ زَكَاةُ مَالِكَ فَقَدْ قُضِيَ مَا عَلَيْكَ.</p> <p>(ترمذی)</p>
--	---

﴿تشریح﴾ نماز کے بعد اسلام کا تیسرا اہم رکن زکوٰۃ ہے۔ قرآن مجید میں تقریباً بیس (۳۲) آیات میں زکوٰۃ کو نماز کے ساتھ ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز اور زکوٰۃ کو اسلام میں کتنی اہمیت ہے۔ ان دونوں میں صرف اتنا فرق ہے کہ نماز عبادت بدنی اور زکوٰۃ عبادت مالی۔ یہ خصوصیت صرف اور صرف مذہب اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے قوم کے غریب اور مسکین، فقراء کی خصوصی خیال داری کرتے ہوئے ہر مالدار صاحب نصاب مسلم کو حکم فرمایا کہ جب ان کے مال پر پورا ایک سال گزر جائے تو اس میں سے چالیسواں حصہ نکال کر راہ خدا میں ان مستحقین، فقراء،

مساکین کو دیا جائے زکوٰۃ مال اور مالدار کی پاکی کا سبب ہے نیز جس مال کا زکوٰۃ دیدی جاتی ہے وہ مال بڑھتا ہے اور خیر و برکت کیساتھ انسان کو سکون قلب بھی حاصل ہوتا ہے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنی کتاب ”حجتہ اللہ البالغہ“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ کا حکم شریعت میں اس لئے دیا گیا ہے کہ اس سے بخل کی کمینہ عادت جاتی رہے اور حاجت مندوں کی حاجت برآری ہوتی رہے غرضیکہ زکوٰۃ ایک اہم عبادت ہے۔ جس کی دینی اور دنیاوی بے شمار فائدے ہیں۔

فائدہ:- مندرجہ ذیل رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے (۱) بھائی

(۲) بھتیجا (۳) بھانجا (۴) چچا (۵) ماموں (۶) سوتیلہ باپ (۷) سوتیلہ دادا (۸) داماد (۹) خسر (۱۰) بہن (۱۱) بھتیجی (۱۲) پھوپھا (۱۳) بھانجی (۱۴) چچی (۱۵) پھوپھی (۱۶) سوتیلی ماں (۱۷) مہمانی (۱۸) ساس (۱۹) سوتیلی دادی۔

جن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں وہ یہ ہیں (۱) باپ (۲) دادا (۳) ماں (۴) دادی (۵) نانی (۶) نانا (۷) پر نانی (۸) پردادا (۹) پردادی (۱۰) پر نانا وغیرہ اسی طرح (۱) بیٹا (۲) بیٹی (۳) پوتا (۴) پوتی (۵) نواسا (۶) نواسی اور ان کی اولاد کو بھی اور اسی طرح شوہر اور بیوی بھی ایک دوسرے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے ہیں۔

﴿رمضان المبارک کی فضیلت﴾

(حدیث ۴)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاجْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاجْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاجْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

(بخاری مسلم)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

جس نے رمضان میں روزے رکھے ایمان کیساتھ ثواب کیلئے۔ تو اس کے پچھلے تمام گناہ (صغیرہ) معاف کر دیئے گئے نیز جو شخص ایمان کیساتھ اور ثواب کیلئے رمضان میں کھڑا ہوا تو اس کے پچھلے تمام گناہ (صغیرہ) معاف کر دیئے گئے۔ اور اسی طرح جو شخص شب قدر میں ایمان کیساتھ اور ثواب کیلئے (ریاء نہیں) تو اس کے پچھلے تمام گناہ (صغیرہ) معاف کر دیئے گئے۔

﴿تشریح﴾ روزہ بھی اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ احادیث کے اندر روزے کے بہت فضائل وارد ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام ریان رکھا گیا۔ اور اس دروازے سے صرف روزے دار ہی داخل ہو گئے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن دونوں بندہ کیلئے شفاعت کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے رمضان وہ مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور درمیانی حصہ بخشش و مغفرت ہے اور آخری حصہ دوزخ کی آگ سے رہائی اور نجات ہے۔

﴿ فضیلت حج ﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے ان (صغیرہ) گناہوں کیلئے جو ان دونوں عمروں کے درمیان ہوں۔ اور حج مقبول کا بدلہ جنت کے علاوہ کچھ نہیں۔</p>	<p>(حدیث ۵) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا. وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ. (بخاری سلم)</p>
--	--

﴿ تشریح ﴾ ارکان اسلام میں سے حج بھی ایک اہم رکن ہے۔ زندگی بھر ایک مرتبہ حج فرض ہے جبکہ وہ تمام شرائط پائے جائیں جن سے حج فرض ہوتا ہے۔ شرائط پائے جانے کے باوجود اگر حج میں سستی اور کاہلی سے کام لے رہا ہے تو وہ عند الشروع مجرم ہے لیکن یہ یاد رہے کہ حرام اور ناجائز مال سے حج کرنا درست نہیں یعنی ناجائز ہے۔

﴿ روضۃ مبارک کی زیارت کی فضیلت ﴾

<p>ترجمہ:- حضرت ابن عمر مرفوعاً (آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں) کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور پھر میرے وصال کے بعد میری قبر (مبارک) کی زیارت کی تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔</p>	<p>(حدیث ۶) عَنْ أَبِي عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) مَرْفُوعاً مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي. (مقلوۃ)</p>
--	---

﴿ تشریح ﴾ ایک اور جگہ ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص میری قبر کی زیارت کرتا ہے اس

کیلئے میری شفاعت واجب ہوتی ہے تیز ارشاد فرمایا جس شخص نے حج بیت اللہ کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ پر زیادتی کی۔ جمہور علماء دیوبند کا مسلک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔

﴿توحید باری تعالیٰ کی اہمیت﴾

<p>ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جس شخص نے اس اعتقاد پر وفات پائی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ جنتی ہے۔</p>	<p>(حدیث ۷) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (بخاری مسلم)</p>
--	---

﴿تشریح﴾ عقیدہ توحید پر موت جنت کی ضمانت ہے۔ یعنی زندگی بھر وہ اس عقیدہ پر پختہ رہا کہ کائنات میں مجبور، مجبور، حاجت روا اور مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ہے۔ تمام کائنات بشمول انبیاء، اولیاء، غوث و قطب اسی کے محتاج ہیں۔ ان میں حاجت روائی اور مشکل کشائی کی طاقت نہیں بلکہ تمام کے تمام اللہ تعالیٰ کے سامنے بے بس اور عاجز ہیں۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص یقیناً جنتی ہے خواہ دخول جنت اولی ہو یا ثانوی۔

﴿خدا ہی سے مانگو﴾

<p>ترجمہ:- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تجھ کو کچھ مانگنا ہو تو اللہ سے مانگ۔ اور اگر مدد مانگنا ہو تو بھی اللہ ہی سے مانگ۔</p>	<p>(حدیث ۸) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتْ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ. (ترمذی)</p>
--	--

﴿تشریح﴾ خدا سے سب کچھ مانگنا چاہئے اس لئے وہ مانگنے سے خوش ہوتے ہیں۔ اور نہ مانگنے والوں سے ناراض ہوتے ہیں۔ اسی طرح مدد اور مشکل کشائی کیلئے بھی صرف اور صرف اسی ذات و وحدہ لا شریک نہ کو پکارنا چاہئے۔ مصیبت اور پریشانیوں میں بزرگوں اور پیروں کی گنبد اور خزانوں پر مارے مارے پھرنا دانی ہے۔ ہر پریشانی اور مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا ایمان کی علامت ہے۔ استعانت اور مدد کے لائق صرف خالق کائنات خدا کی ذات ہے۔ البتہ دنیوی اسباب کے تحت ایک دوسرے سے مدد لینے اور مانگنے کی شرعاً اجازت ہے۔

﴿توحید ذریعہ نجات ہے﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ جو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائے وہ اس کو عذاب نہ دے۔</p>	<p>(حدیث ۹) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. (بخاری مسلم)</p>
---	---

﴿تشریح﴾ حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید و ریعہ نجات اخروی ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو عذاب (دامنی) نہیں دے گا۔ اہل سنت والجماعت (دیوبند) کے نزدیک اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں کیونکہ وَلَا یَسْتَلِ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یَسْئَلُونَ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم کے اعتبار سے یہ چیزیں اپنے ذمہ لے لی ہیں کہ ان لَا یُعَذِّبُ مَنْ لَا یُشْرِكُ بِهِ شَیْئاً۔

﴿شُرک ذریعہ عذاب ہے﴾

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ دو چیزیں (جنت اور دوزخ) کو واجب کرنے والی ہیں۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (جنت اور دوزخ کو) واجب کرنے والی وہ دو چیزیں کونسی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پہلی چیز تو یہ ہے کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا تھا تو وہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور جس کی وفات اس حال میں ہوئی کہ اس نے کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ کیا تھا وہ جنت میں جائے گا۔

(حدیث ۱۰)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْتَانِ مَوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمَوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(مسلم)

﴿تشریح﴾ معلوم ہوا کہ حالت شرک میں مرنے کی صورت میں ہمیشہ کیلئے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس لئے کہ شرک اللہ تعالیٰ کی ذات سے بغاوت کا نام ہے۔ دنیوی حکمرانوں کے اصول کے مطابق بھی باغی کو سخت سے سخت سزا دی جاتی ہے۔

شُرک و بدعت سے پاک زندگی کا نام توحید ہے۔ اور توحید جنت کی ابدی زندگی کی ضمانت ہے اللہ تعالیٰ اپنی وحدانیت اور ربوبیت کا جذبہ ہمارے اندر رکھ دے۔

﴿جنت کی بشارت﴾

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے بشارت دی کہ تیری امت میں سے جو (اس حال میں) مرے کہ اللہ کیساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(حدیث ۱۱)
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَانِي جِبْرَائِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مِنْ
مَنَابِتِ مَنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ
شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(بخاری مسلم)

﴿تشریح﴾ جس نے آپ کی رسالت و نبوت پر ایمان لایا وہ آپ کی امت میں سے شمار ہوگا۔ پھر زندگی شرک سے دور ہو کر توحید و سنت پر قائم ہو کر گزاری تو ایسے اشخاص کیلئے جنت کی بشارت ہے۔

﴿موجود شفاعت کا مستحق ہے﴾

(حدیث ۱۲)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَصَعَّجَلْ
كُلَّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ
دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ أَنْشَاءَ اللَّهُ مَنْ
مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ
شَيْئًا.

(بخاری مسلم)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔

ہر ایک نبی کیلئے ایک دعا ہے جو قبول کی جاتی
ہے چنانچہ ہر نبی نے اپنی دعا کے بارے میں
جلدی کی لیکن میں نے اپنی دعا اپنی امت کی
شفاعت کی خاطر قیامت کے دن تک کے
لئے محفوظ رکھی ہے۔ پس میری یہ دعا اگر
خدا نے چاہا تو میری امت کے ہر اس شخص کو
فائدہ دے گی جو اس حال میں مرا ہو کہ اس
نے خدا کیساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔

﴿تشریح﴾ جو شخص شرک و بدعت سے پاک ہو کر ایمان کیساتھ اس دنیا سے
رخصت ہوا تو آپ ﷺ کی شفاعت کا مستحق ہوگا۔ شفاعت کی کئی قسمیں ہیں۔ بعض
لوگ آپ ﷺ کی شفاعت کے نتیجہ میں دوزخ میں داخل ہی نہیں ہونگے۔ بعض
دوزخ سے جلدی نکل آئیں گے۔ بعض جنت میں جلدی داخل ہونگے۔ اور بعض کے
جنت میں درجے بلند ہونگے۔ اللھم ارزقنا شفاعۃ نبینا علیہ الف الف
صلوۃ.

﴿فضائل جہاد﴾

جہاد سے مقصد دنیا میں ہمیشہ کیلئے خدا کا بول بالا رہے اور خدا کی اس سر زمین پر اسلام کا جھنڈا سر بلند رہے اور خدا کے باغی اور اس کے بھیجے ہوئے عادلانہ نظام کے منکر مغلوب اور مفلوج ہو کر رہیں۔ اگر اعلان جنگ نہ ہو تب تو جہاد فرض کفایہ ہے اگر نفیر عام ہو یا اس طور کہ کفار، یہود و ہنود مسلمانوں کے کسی شہر یا علاقہ پر ٹوٹ پڑیں یا اسلامی مملکت کے خلاف جنگ شروع کر دیں اور مسلمانوں کی طرف سے جہاد (جنگ) کا عام اعلان کر دیا جائے تو اس صورت میں ہر مسلمان پر جہاد فرض عین ہوگا۔ اب ذیل میں چند احادیث جو فضائل جہاد پر مشتمل ہیں ذکر کیئے جا رہے ہیں۔ مقصد شوق جہاد پیدا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر میدان میں دشمنان اسلام کے خلاف جذبہ جہاد سے سرشار فرما کر ان کے مکرو فریب کو نیست و نابود کرنے کی توفیق دے۔

<p>ترجمہ:- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- تم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میرا تمنا تو یہی ہے کہ میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں۔</p>	<p>(حدیث ۱۳)</p> <p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلَ (نقل مختصراً) (بخاری سلم)</p>
--	--

﴿تشریح﴾ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک سے بے پناہ شوق جہاد کا اظہار ہو رہا ہے۔ اور آپ ﷺ اس چیز کو بہت زیادہ پسند فرما رہے ہیں کہ میں بار

بارزہ کیا جاؤں اور ہر بار خدا کی راہ میں مارا جاؤں۔

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یقیناً جانو جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔</p>	<p>(حدیث ۱۴) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلِّ السُّيُوفِ (بخاری)</p>
---	---

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مشرکین کے خلاف اپنی جان، مال اور زبانوں سے جہاد کرو۔</p>	<p>(حدیث ۱۵) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ (ابوداؤد)</p>
--	--

<p>ترجمہ:- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ کے راستے (جہاد) میں قتل ہونا انسان کے سارے گناہ دھو ڈالتا ہے سوائے قرضے کے۔</p>	<p>(حدیث ۱۶) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ (مسلم)</p>
--	--

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ کے راستے (جہاد) میں ایک دن کی پہرہ داری دنیا اور جو کچھ دنیا پر ہے سب سے بہتر ہے۔</p>	<p>(حدیث ۱۷) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطٌ يَوْمٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنْ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا (بخاری)</p>
--	--

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ جو شخص اللہ کے راستے (جہاد) میں تھوڑی دیر لڑا تو اس کیلئے جنت واجب ہوگی۔

(حدیث ۱۸)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقٍ نَاقَةٍ
وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (ابوداؤد)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بیشک آدمی کا اللہ کے راستے (جہاد) کی صف میں کھڑا ہونا سترہ سال تک اپنے گھر میں عبادت کرنے سے افضل ہے۔

(حدیث ۱۹)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ قَامَ الرَّجُلُ فِي الصَّفِّ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَتِهِ فِي
أَهْلِهِ سَبْعِينَ عَامًا (ترمذی)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ کی راہ (جہاد) میں کچھ خرچ کرتا ہے اس کیلئے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(حدیث ۲۰)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُتِبَ لَهُ
بِسَعِ مِائَتِهِ ضِعْفٌ (ترمذی)



<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کر لیا اس کا سامان درست کیا اس نے جہاد ہی کیا۔ اور جو شخص کسی مجاہد کا اس کے اہل عیال کیلئے خلیفہ (نائب) بنایا اس نے بھی جہاد کیا۔</p>	<p>(حدیث ۲۱)</p> <p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا. (بخاری مسلم)</p>
<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (مسلمان) مرجائے اور جہاد نہ کرے اور نہ اس کے دل میں جہاد کرنے کا خیال گزرا ہو تو اس کی موت ایک طرح کے نفاق پر ہوگی۔</p>	<p>(حدیث ۲۲)</p> <p>قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسُهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ. (مسلم)</p>

تشریح :- مطلب یہ ہے کہ زندگی بھر کبھی بھی جہاد کرنے کا ارادہ بھی نہیں کیا ہو اور کسی بھی موقع پر اس نے بھول کر بھی یہ نہیں کہا کہ کاش میں جہاد کرتا۔ بہر حال جہاد کے بڑے فضائل ہیں۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر جہاد ہے۔ ایک دوسری جگہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہاد جنت کا مختصر ترین راستہ ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ جہاد کرو صحت اور غنیمت پاؤ گے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جس نے اللہ کے راستے (جہاد) میں ایک تیر پھینکا اس کیلئے قیامت کے دن ایک نور ہوگا۔ اور ایک جگہ ارشاد گرامی ہے کہ جب تم (مسلمان) جہاد کو چھوڑ دو گے تو

اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو قوم بھی جہاد کو چھوڑتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر عمومی عذاب لاتے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر جذبہ اور شوق جہاد پیدا کرے۔ آمین

﴿مرد مجاہد صلاح الدین ایوبیؒ کا قول﴾

مجھے اس سے بحث نہیں کہ اسلام اخلاق سے پھیلا ہے یا تلوار سے لیکن اسلام کی حفاظت کیلئے تلوار کو (جہاد) ضروری سمجھتا ہوں۔

﴿جہاد نہ کرنے پر وعید﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور اس حال میں حاضر ہوگا کہ اس پر جہاد کا کوئی اثر نہیں ہوگا تو وہ (گویا) اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا دین ناقص ہوگا</p>	<p>(حدیث ۲۳) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ بِغَيْرِ اثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللَّهَ بِغَيْرِ ثَلَمَةٍ (ترمذی)</p>
---	---

﴿تشریح﴾ معلوم ہوا کہ جہاد سے بے حس اور بے شعور رہنا بری بات ہے۔ اثر سے مراد علامت اور نشان ہے۔ خلاصہ یہ کہ جو شخص دنیا سے ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ نہ تو اس کے جسم و بدن پر کوئی جہاد کی علامت ہے جیسے زخم یا جہاد کے راستہ کا غبار اور نہ ہی اس کے نامہ اعمال میں شرکت جہاد کا کوئی ثبوت جیسے کہ جہاد میں مال

خرچ کرنا یا مجاہدین کو سامان جہاد مہیا کرنا۔ تو ایسا شخص گویا اس حالت میں مرے گا کہ اس کے دین میں رخنہ اور نقص ہوگا۔



﴿آنحضرت ﷺ کا جھنڈا﴾

ترجمہ:- حضرت موسیٰ بن عبیدہ جو حضرت محمد ابن قاسم کے آزاد کردہ غلام تھے کہتے ہیں کہ حضرت محمد ابن قاسم نے مجھے حضرت براء بن عاذبؓ کے پاس بھیجا تا کہ معلوم ہو سکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا کیسا تھا تو حضرت براءؓ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا اس کا کپڑا چوکور نمبرہ کی طرح (سیاہ سفید دھاریاں والا) تھا۔

(حدیث ۲۴)

عَنْ مُوسَى بْنِ عَبِيدَةَ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ لِيَسْأَلَهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَوْءَاءَ مَرْبَعَةٍ مِنْ نَمْرَةٍ.
(ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

﴿تشریح﴾ سیاہ رنگ سے مراد یہ ہے کہ اس کی سیاہی سفیدی پر غالب تھی۔ جو کہ دور سے سیاہ ہی معلوم ہوتا تھا نہ کہ خالص سیاہ رنگ کا تھا۔

نمرہ: وہ چادر کہلاتا ہے جس میں سیاہ اور سفید دھاریاں اور لکیریں ہوں مگر لخت میں نمبرہ جیسے کو کہا جاتا ہے۔ جس کی کھال پر سیاہ اور سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔

﴿بدعت مردود ہے﴾

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز داخل کرے گا جو اس (دین) میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

(حدیث ۲۵)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (بخاری مسلم)

تشریح :- اسلام ایک کامل اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جس میں کسی بھی قسم کی ترمیم اور اضافہ کی گنجائش نہیں ہے۔ لہذا اپنی طرف سے ایجاد کردہ چیزوں کی عبادت اور کار ثواب سمجھنا بھول ہے۔ لہذا امرِ وجہِ جشن میلاد، گیارویں کارسم، انگوٹھے چومنا، حرس وغیرہ جیسی بدعات کو کار ثواب خیال کرنا غلط ہے۔ اس حدیث کی ضمن میں اس قسم کی تمام بدعات کی مذمت اور رد ہے۔

﴿بدعتی کا عمل قبول نہیں﴾

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بدعتی کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے تاوقتیکہ وہ اپنی بدعت کو چھوڑ نہ دے۔

(حدیث ۲۶)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْسَى اللَّهُ أَنْ يَقْبَلَ عَمَلُ صَاحِبٍ بِدْعَةٍ حَتَّى يَدَعَ بَدْعَتَهُ. (ابن ماجہ)

تشریح :- بدعت کی نحوست سے تمام اعمال عند اللہ ضائع اور مردود ہو جاتے ہیں۔ دوسری حدیث میں اس کی صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ بدعتی کا روزہ، نماز، صدقہ خیرات، حج، عمرہ اور جہاد کو قبول نہیں فرماتے ہیں اور نہ ہی فرضی اور نفل عبادت بدعتی کا قبول ہے۔ بدعتی جب تک بدعت میں ملوث ہے اس کی کوئی نیکی اور عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں

قابل قبول نہیں۔

﴿بدعتی پر توبہ کا دروازہ بند ہونا﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی پر توبہ کا دروازہ بند کر دیا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۲۷) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبٍ بِدْعَةٍ (اعصام)</p>
--	--

تشریح: بدعت فوری یا اہل ترک ہے۔ بدعت کے ہوتے ہوئے توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔ تھوک کی حساب سے بدعت کی اشاعت کرنے والوں کیلئے یہ حدیث لمحہ فکریہ ہے۔

﴿بدعتی دوزخیوں کے کتے ہیں﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدعتی دوزخیوں کے کتے ہیں۔</p>	<p>(حدیث ۲۸) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابُ الْبِدْعِ كِلَابٌ أَهْلُ النَّارِ (جامع صغیر ص ۷۰، ج ۱)</p>
---	---

تشریح: بدعت پر مٹنے والے اور بدعت کی حسین نمائندگی پر سوار ہونے کے شوقین اور اہل توحید و سنت سے عداوت رکھنے والے اس حدیث کو سامنے رکھ کر بدعت سے بیزاری کا اعلان کر کے اپنی آخرت کو تباہی سے بچانے کی فکر کریں۔

﴿بدعتی کی تعظیم منع ہے﴾

(حدیث ۲۹)	ترجمہ:-
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَفَ صَاحِبٌ بِدْعَةٍ فَقَدْ آعَانَ عَلَى هَٰذِهِ الْأِسْلَامِ. (مشکوٰۃ)	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی بدعتی کی تعظیم کی تو اس نے اسلام کو گراٹنے پر اس کی مدد کی۔

﴿تشریح﴾ حدیث سے معلوم ہوا کہ بدعتی کی تعظیم و توقیر کرنا حرام اور ناجائز ہے خواہ بدعتی مولوی کی صورت میں ہو یا ظاہری پیرومرشد کی شکل میں بہر صورت اس کی تعظیم کرنا منع ہے۔

﴿بزرگوں کے نام پر ذبح کرنا جائز نہیں﴾

(حدیث ۳۰)	ترجمہ:-
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ. (مشکوٰۃ)	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی اس پر لعنت ہو جو غیر اللہ (بزرگ پیروغیرہ) کے تقرب کی نیت سے جانور ذبح کرے۔

﴿تشریح﴾ وہ افراد لعنت کے مستحق ہیں جو بزرگوں کی قبروں اور آستانوں پر جانور ذبح کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ، مائدہ، انعام، نحل یعنی چار مقامات پر غیر اللہ (خواہ پیروغیرہ بزرگ وغیرہ) کیلئے ذبح کو حرام قرار دیا۔ اس لئے علماء نے کہا ہے کہ غیر اللہ کیلئے ذبح کرنے والا کافر اور مرتد ہو جاتا ہے۔ مزید تفصیل تفسیر کبیر جلد دوم میں

عرس کی ممانعت

(حدیث ۳۱)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا
وَلَا تَجْعَلُوا قُبُورَ عِيْدًا. وَصَلُّوا
عَلَيَّ فَإِنْ صَلَّوْا عَلَيْكُمْ تَبْلُغْنِي حَتَّى
كُنْتُمْ

(مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں
کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا ہے۔ کہ اپنے گھروں کو
قبروں کی طرح نہ رکھو۔ اور میری قبر کو
عرس گاہ مت بناؤ۔ مجھ پر درود پڑھا
کرو۔ کیونکہ تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارا
درود میرے پاس پہنچتا ہے۔

تشریح: اس حدیث میں صراحۃً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو منع فرمایا
کہ میری قبر پر عرس نہ مناؤ ہمارا دیوبندی مسلک یہ ہے کہ تمام روئے زمین پر آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف افضل بلکہ عرش بریں سے بھی افضل اور اشرف ہے۔ جب
آپ کی قبر مبارک پر عرس منانا بھی جائز نہیں تو بزرگوں کی حزاروں پر عرس میلے کرنا
بطریق اولیٰ حرام و ذرا حرام اور ناجائز ہے۔ مگر تعجب ہے بدحواس بدعتی پر کہ اس نے
پیارے پیغمبر علیہ السلام کے ارشاد کے مقابلہ میں جدا پنا گمراہ کن عقیدہ گنہگار عرس کو
ثواب کہنے سے تھکنا نہیں۔

﴿درود پڑھنے کا ثواب﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔</p>	<p>(حدیث ۳۲)</p> <p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. (مسلم)</p>
--	---

تشریح :- ارشاد باری تعالیٰ ہے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔ یعنی جو شخص ایک نیکی کرتا ہے تو اس کیلئے اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ہے۔ لہذا جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔

خوش نصیب ہے وہ افراد جن کی زبانوں پر اکثر و بیشتر درود شریف کی ورد جاری رہتی ہے۔ ہمارا دیوبندی مسلک یہ ہے کہ درود شریف کا پڑھنا باعث رحمت اور نجات ہے نیز کثرت درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرب اور شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا شک قیامت میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا۔ جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں نور ہے۔ اور جو چاہے کہ اس کے اعمال بہت بڑی ترازو میں تلیں اس کو چاہئے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزین کیا

کرو۔ اس لئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔

درود کی کثرت دنیوی و اخروی کامیابی کی ضمانت ہے کثرت کی کم سے کم مقدار تین سو مرتبہ ہے درود کی کثرت میرے اکابر علماء دیوبند کا معمول رہا ہے موجودہ علماء دیوبند اور ان کے قبیحین کا بھی کثرت درود معمول ہے اور رہتی دنیا تک یہ معمول رہے گا (فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِكَ)۔

باقی: اذان سے پہلے بالصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ چند مرتبہ کہنے سے درود شریف کا حق ادا نہیں ہوتا بلکہ اذان سے پہلے ان جملوں کا کہنا خود بدعت ہے اور کہنے والا شرعی نکتہ نگاہ سے بدعتی ہے۔ اذان اسلام میں ایک مقدس اور اہم عبادت ہے جس کی ابتداء اللہ اکبر، اللہ اکبر اور انجلا لہ الا اللہ پر ہوتی ہے۔ لہذا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو اذان کا جزو لازمی قرار دینا مداخلت فی الدین اور ناجائز ہے۔

۱۔ یا رب صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلہم۔

۲۔ گرز حوادث زمان نجات می ظلی۔ درود بخوان بر محمد عربی۔

۳۔ دیوبندی بلبل چمک رہا ہے ریاض رسول ﷺ میں۔

﴿بخیل کون ہے؟﴾

<p>ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔</p>	<p>(حدیث ۳۳) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. (بخاری ترمذی)</p>
--	--

﴿تشریح﴾ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نبی اسم گرامی بن کر درود شریف نہ بھیجنا بخیل کی سب سے بڑی علامت ہے۔ لیکن نام گرامی سکرانگوٹھے چومنا یہ تو وادی بدعت میں گھس کر درود شریف سے فرار ہونے کا ایک انوکھا طریقہ اور بہانہ ہے۔ حضرت جابرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ آدمی کے بخل کیلئے یہ کافی ہے کہ جب اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔

﴿کامل مسلمان کون ہے﴾

<p>ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ شخص ہے جو ہر اس چیز کو چھوڑ دے جس سے اللہ نے منع کیا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۳۴) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ. (بخاری)</p>
---	---

﴿تشریح﴾ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حقوق کیساتھ مخلوقات کے حقوق کو بھی ادا کرے۔ ایسا شخص کامل مسلمان اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ حدیث میں ہاتھ اور

زبان کی تخصیص محض اس وجہ سے ہے کہ عام طور پر ایزارسانی کی یہی دوزریعے ہیں۔
 ورنہ یہاں پر ہر وہ چیز مراد ہے جس سے تکلیف پہنچ سکتی ہے خواہ وہ ہاتھ ہوں یا زبان یا
 کوئی دوسری چیز۔ لسان (زبان) کوید (ہاتھ) پر مقدم کر نیکی چند وجوہ ہیں۔ ۱۔ زبان
 کیساتھ تکلیف زیادہ اور آسان ہوتی ہے۔ زبان کے ساتھ تکلیف سخت ہوتی ہے۔
 زبان کی تکلیف زندہ اور مردہ دونوں کو شامل ہوتی ہے۔ خلاصہ حدیث یہ ہوا کہ کامل
 مسلمان ہونے کی نشانی یہ ہے کہ کوئی بھی شخص کسی کو کسی قسم کی ایذا اور تکلیف نہ
 پہنچائے۔

﴿علماء کی اتباع کریں﴾

<p>ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی جماعت کی پیروی کرو اس لئے کہ جو جماعت (علماء) سے الگ ہوں۔ وہ تنہا آگ میں ڈالا جائیگا۔</p>	<p>(حدیث ۳۵) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعُوا سَوَادَ الْأَعْظَمِ فَإِنَّهُ مِنْ شَذِّ شَذِّ فِي النَّارِ (مُحْكَاة)</p>
--	---

﴿تشریح﴾ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اتباع اور پیروی ان اعتقادات کی کرنی
 چاہئے جو اکثر علماء کرام کے نزدیک حق اور سچ ہوں۔ اقوال اور افعال وہ اختیار کرنے
 چاہئے جو جمہور علماء سے ثابت ہوں۔

سواد اعظم: کے مصداق میں چند اقوال ہیں

(۱) سواد اعظم سے مراد مسلمانوں کی اکثری جماعت ہے البتہ بعض کے

نزدیک صورت مذکورہ اعتقادات میں ہے باقی فروعات کے اندراج کی ضرورت نہیں بلکہ مجتہدین میں سے ہر ایک کی اتباع درست ہے

(۲) بعض کے نزدیک سواد اعظم سے مراد مسلمانوں کی وہ جماعت ہے جو امام کی اطاعت کے تحت ہوں۔

(۳) عند بعض اہل ایمان کی جماعت مراد ہے۔

(۴) بعض کے نزدیک کتاب و سنت مراد ہے کیونکہ ان کے معانی و مطالب کثیر ہیں۔

(۵) اور بعض نے ہر عالم باعمل مصداق ٹھہرایا ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ سواد اعظم سے مقصود کثرت نہیں بلکہ عظمت ہے اور عظمت عالم باعمل کی ہوتی ہے۔ لہذا اتباع علماء کی ہوگی اگرچہ قلیل بھی کیوں نہ ہوں۔ عوام کی اکثریت کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس بناء پر آج کل کے دونوں کی بھی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ اس میں رائے شاری کا لحاظ ہوتا ہے۔ قرآن سنت اور علماء کرام کا کوئی لحاظ نہیں ہوتا ہے۔ پھر سوال یہ ہوگا کہ علماء ایسے معاملہ میں حصہ کیوں لیتے ہیں اور الیکشن کیوں لڑتے ہیں تو اس سوال کا آسان جواب یہ ہوگا کہ علماء کا ہر میدان میں حصہ لینا بر بناء مجبوری ہے تاکہ بے دینیّت، دھرت اور کفر کے سیلاب کو روکا جائے اور اسلام کا جھنڈا کہیں نیچائی میں نظر نہ آئے بلکہ بلند و بالا رہے۔ اس وقت سواد اعظم کا مصداق علماء دیوبند ہی کی جماعت ہے جنہوں نے قرآن و سنت کی صحیح تعبیر و تشریح کے ذریعے عالم اسلام کو صحیح عقائد اور اعمال کا درس دیا اور دے رہے ہیں۔ صانہم اللہ من کل شر غیبی و غوی۔

﴿ سفر سے واپسی پر دعوت کرنا ﴾

<p>ترجمہ:- حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف فرما ہوئے تو آپ ﷺ نے اونٹ یا گائے ذبح کی۔</p>	<p>(حدیث ۳۶) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً. (بخاری مسلم)</p>
--	---

﴿ تشریح ﴾ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی سفر سے واپس آئے تو ضیافت کرنا اور لوگوں کو اپنے ہاں کھانا وغیرہ کھانا مسنون ہے۔

﴿ شرابی جنت میں داخل نہیں ہوگا ﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے لوگ جنت میں (ابتداء) داخل نہیں ہونگے۔ (۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) ناپے توڑنے والا (۳) سحر پر یقین کرنے والا۔</p>	<p>(حدیث ۳۷) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُلِمِّنٌ الْخُمُرُ وَقَاطِعُ الرِّحْمِ وَمُصَدِّقٌ بِالْبَسْحَرِ (مشکوٰۃ)</p>
---	--

﴿ تشریح ﴾ شراب خراہیوں کی جڑ ہے اس لئے شراب پینے سے ہر طرح کے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت بطریق مرفوع منقول ہے کہ آپ نے فرمایا۔ شراب بے حیائیوں کی جڑ ہے اور بڑے گناہوں میں سے ایک بہت بڑا گناہ ہے جس نے شراب نوشی کی اس نے (گویا) اپنی ماں اپنی خالہ اور اپنی پھوپھی

کیساتھ ہم بستری کی۔

﴿مصیبت رحمت خداوندی ہے﴾

<p>ترجمہ:- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے اللہ تعالیٰ جس شخص کو بھلائی پہنچانے کا ارادہ فرماتے ہیں وہ مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۳۸) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِيبْ مِنْهُ (بخاری)</p>
--	--

﴿تشریح﴾ ہر مصیبت، صدمہ، تکلیف وغیرہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے۔ جب کہ انسان اس پر صبر اور تحمل کا مظاہرہ کر کے راضی برضا و قضا ہو کر بے صبری اور جزع و فزع کا عالم ہے تو یہ مصیبت اور تکلیف ایک عذاب اور زحمت ہے۔

﴿کبوتر بازی ناجائز ہے﴾

<p>ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو کبوتر کے پیچھے پڑا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ یہ شیطان ہے اور شیطان کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً (مشکوٰۃ)</p>
--	---

﴿تشریح﴾ اس کو شیطان فرمانا اس وجہ سے تھا کہ وہ فضول اور بے مقصد کام میں لگا ہوا تھا۔ اور کبوتر کو شیطان اس لئے فرمایا کہ اس نے اس شخص کو غفلت میں ڈال کر یاد الہی

سے دور رکھا ہوا تھا معلوم ہوا کہ کبوتر بازی جائز نہیں البتہ اگر اڑے بچے حاصل کرے اور دل بہلانے کیلئے کبوتروں کو پالا جائے تو جائز ہے۔ مگر انہیں اڑانا کراہیت سے خالی نہیں۔

﴿زمین غصب کرنے کا وبال﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زمین کا کوئی حصہ بھی ناحق لے گا تو قیامت کے دن اسے زمین کے ساتویں طبقہ تک دھنسا یا جائے گا۔</p>	<p>(حدیث ۴۰) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ كُنْهًا بَغْيًا حَقَّقَهُ غَسَبٌ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ (بخاری)</p>
---	--

﴿تشریح﴾ کسی کی زمین کو ازراہ ظلم غصب کرنا ایک عظیم جرم اور گناہ ہے۔ احادیث میں ایسے عاصب شخص کیلئے مختلف سزاؤں کا ذکر ہے ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص زمین کا کوئی حصہ ناحق لے گا اسے قیامت کے دن مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس زمین کی ساری مٹی اپنے سر پر اٹھائے۔ ایک اور روایت میں آیا ہوا ہے کہ جو شخص (کسی کی) ایک ہاشٹ زمین بھی ازراہ ظلم لے گا قیامت کے دن ساتوں زمینوں میں سے اتنی ہی زمین اس کے گلے میں بطور طوق ڈالی جائے گی۔ یہ احادیث ان لوگوں کیلئے لمحہ فکریہ ہیں جنہوں نے ناحق ظلماً زمینوں اور ٹکڑوں کے حساب سے زمینیں غصب کر کے شیر مادر کی طرح ہضم کر بیٹھے ہیں۔ مگر یہ لوگ آخرت میں بد ہاشمی کا شکار ضرور ہوں گے۔

﴿ذکر کی فضیلت﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ اور جو نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔</p>	<p>(حدیث ۴۱) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَلِيِّ يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ (بخاری مسلم)</p>
---	--

﴿تشریح﴾ مطلب یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر میں مصروف ہے وہ زندہ ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر سے غافل ہے وہ زندہ ہو کر بھی مردہ ہے۔ یاد خدا کا مصداق عقیدہ توحید و سنت پر قائم رہ کر تمام احکامات شرعیہ اور تعلیمات نبویہ کی بجا آوری ہے۔

زندگی نتوان گفت جیستے کہ مرا است زندہ آنست کہ یادوست وصالے دارد

﴿جنازہ میں دعا کا حکم﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ تم پڑھو نماز میت پر پس خالص کرو اس کیلئے دعا۔</p>	<p>(حدیث ۴۲) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاخْلُصُوا لَهُ الدُّعَاءَ (ابوداؤد ابن ماجہ)</p>
--	--

﴿تشریح﴾ حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ توجہ اور خلوص سے پڑھنی چاہئے

نماز جنازہ کے بعد متصل مکروہ دعا کو اس حدیث سے ثابت کرنا سینہ زوری اور جہالت پر مبنی ہے اس لئے کہ جنازہ کے اندر خلوص سے دعا کا حکم ہے نہ کہ بعد نماز جنازہ کے بعد جنازہ دعا کی کراہیت کیلئے یہ واضح دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تیس (۲۳) سالہ دور نبوت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں حالانکہ پیغمبر علیہ السلام نے کئی جنازے پڑھائے مگر جنازے کے بعد دعا کا نام و نشان تک نہیں اسی طرح صحابہ کرام کا ایک سو دس (۱۱۰) ہجری تک کا زمانہ بھی اس مکروہ فعل یعنی دعا بعد جنازہ سے خالی رہا نیز تابعین و تبع تابعین کا دوسو بیس (۲۲۰) ہجری تک کے دور میں اس بدعت کو کوئی چانتا بھی نہیں تھا ائمہ اربعہ (۱) امام اعظم ابوحنیفہ (۲) امام شافعی (۳) امام مالک (۴) امام احمد بن حنبل میں سے بھی کسی نے اس دعا کے متعلق فتویٰ نہیں دیا۔ اولیاء امت میں سے رئیس الموحدين اعداء المبتدعين پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی "بایزید بسطامی، مجدد الف ثانی، قطب الدین کاکی، فرید الدین شکر گنج، خواجہ محمد عثمان ہارونی، خواجہ معین الدین چشتی، حضرت جلال الدین، علی ہجویری، بہاؤ الدین زکریا، حضرت حق باہو، وغیرہ سے بھی دعا بعد جنازہ کا کوئی ثبوت منقول نہیں اور نہ ہی ان سے اس بارے میں کوئی فتویٰ صادر ہے۔

﴿فقہائے احناف اور دعا بعد جنازہ﴾

فقہاء حضرات نے بھی دعا بعد جنازہ کو مکروہ اور بدعت قرار دیا ہے۔ ذیل میں چند عبارات فقہاء کرام کے درج ہیں جن سے روز روشن کی طرح واضح ہوگا کہ یہ دعا غیر مشروع اور مکروہ ہے۔

(۱)	ترجمہ:- بے شک نماز جنازہ کے بعد دعا مکروہ ہے۔
ان الدعاء بعد صلوٰۃ الجنّٰزۃ (منہاج بحوالہ محیط)	

﴿تشریح﴾ یہاں صاف صاف دعا بعد جنازہ مکروہ قرار دیا گیا ہے جو لوگ اس دعا کو مستحب کہتے تھے نہیں ہیں پتہ نہیں ان کے ہاں اس کا کیا جواب ہوگا۔ البتہ اگر ان کے ہاں مکروہ کا دوسرا نام مستحب ہے تو یہ مفروضہ ان کو مبارک ہو۔

(۲)	ترجمہ:-
لَا يَدْعُوْا بَعْدَ التَّسْلِيْمِ (بحر الرائق)	سلام پھیرنے کے بعد دعا نہ کرے۔

﴿تشریح﴾ صاحب بحر الرائق بڑی صراحت سے فرما رہے ہیں کہ جنازہ کے بعد دعا نہ کی جائے۔ پھر بھی اس رسم بد کو مستحب کہنا سینہ زوری ہی ہے۔ یا پھر فقہ سے عملی انکار اور بدعت سے پیارا سی ہی کا نام ہے۔

(۳)	ترجمہ:-
لَا يَقُوْمُ بِالْاَدْعَاءِ بَعْدَ صَلَوةِ الجنّٰزۃ۔ (خلاصہ)	نماز جنازہ کے بعد دعا نہ مانگے۔

﴿تشریح﴾ صاحب خلاصۃ الفتویٰ سختی سے اس دعا سے منع کر رہے ہیں۔ کہ جنازہ ہو چکنے کے بعد دعا کی گنجائش نہیں۔

(۴)	ترجمہ:-
لا یقوم بالدعاء بعد صلوة الجنائزۃ لانہ دعا مرفوعہ۔	نہ ٹھہر لے نماز جنازہ کے بعد دعا کیلئے (یعنی دعائے کرے) کیونکہ ایک مرتبہ دعا کر لی ہے جو کہ جنازہ کے اندر ہے۔
(بزازیہ)	

﴿تشریح﴾ خلاصہ یہ کہ نماز جنازہ نام ہی دعا ہے جب ایک مرتبہ دعا ہو گئی تو دوبارہ بعد جنازہ دعا کرنا چاہئے معنی دارد۔

(۵)	ترجمہ:-
لا یقوم بالدعاء بعد صلوة الجنائزۃ لانہ یشبه الزیادۃ فیہا۔	دعا نہ مانگے بعد نماز جنازہ کے اس لئے کہ وہ اس میں زیادتی کے مشابہ ہے۔
(شرح وقایہ)	

﴿تشریح﴾ معلوم ہوا دعا بعد جنازہ، نماز جنازہ میں زیادتی شمار ہوگی۔ عبادات میں اپنی طرف سے کنی اور زیادتی کی شرعاً کسی کو اختیار نہیں ہے۔ کتنے شاطر اور بے باک ہیں وہ لوگ کہ عبادت (نماز جنازہ) میں زیادتی (دعا) کو مستحب کا نام دے رکھا ہے۔ جیسا کہ شراب کے بوتل پر روح افزا کا لیبل لگا دیتا۔

گر ہمیں اسے مکتب و ملا کار لفظاً خراب خواہد گمرہ

(۶)	ترجمہ:-
الدعا بعد صلوة الجنائزۃ مکروہ۔	نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا مکروہ ہے۔
(نفع المفسی)	

﴿تشریح﴾ بڑی وضاحت سے اس دعا کو مکروہ کہا گیا ہے۔ تعجب ہے ان لوگوں پر کہ ایک مکروہ چیز کو کس طرح مستحب کہنے پر بھند ہیں۔ (الاناء بترشح بما فیہ)

(۷)	ترجمہ:-
کرہ ان یقوم رجل بعد ما اجتمع القوم للصلوة ویدعو للمیت ویرفع صوته. (عالمگیری)	نماز جنازہ کیلئے لوگ جمع ہوں اس وقت ایک آدمی کھڑا ہو کر میت کیلئے ہاواز بلند دعا کرے یہ مکروہ ہے۔

﴿تشریح﴾ اس سے معلوم ہوا کہ قبل از نماز جنازہ بھی دعا مکروہ ہے جس طرح کہ بعد جنازہ مکروہ ہے۔

(۸)	ترجمہ:-
اذا فرغ من الصلوة لا یقوم بالدعاء. (سراجیہ)	نماز جنازہ سے جب فارغ ہو تو دعائے مانگے۔

﴿تشریح﴾ اس سے بھی معلوم ہوا کہ دعا بعد جنازہ منع ہے۔

(۹)	ترجمہ:-
لا یقوم بالدعاء فی قراة القرآن لاجل المیت بعد صلوة الجنائزہ وقبلها. (خلاصہ)	نماز جنازہ کے بعد میت کیلئے دعائے مانگے جیسا کہ دوسری نمازوں میں سلام پھیرنے کے بعد مانگی جاتی ہے کیونکہ اس سے نماز جنازہ میں اضافہ (زیادتی) کا

نماز جنازہ کے بعد میت کیلئے دعائے مانگے جیسا کہ دوسری نمازوں میں سلام پھیرنے کے بعد مانگی جاتی ہے کیونکہ اس سے نماز جنازہ میں اضافہ (زیادتی) کا

اشتباه ہوتا ہے۔ (مظاہر حق)

ان فقہی عبارات اور دلائل سے ثابت ہو رہا ہے کہ دعا بعد جنازہ غیر مستنون اور مکروہ ہے طالب حق اور عاقل کیلئے اتنا ہی کافی ہے مگر ضدی اور غبی کے لئے انبار دلائل بھی ناکافی۔

تمی دستان قسمت راجہ سودا زرہبر کامل کہ خضر از آب حیواں تشنی آرد سکندر را

قبروں کو سجدہ گاہ بنانا حرام ہے

<p>ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنا کہ لوگ اس کی عبادت کرنے لگے آپؐ نے فرمایا جن لوگوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا ان پر اللہ تعالیٰ کا شدید غضب (نازل) ہوا۔</p>	<p>(حدیث ۴۳) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُعْبَدُ اِنَّهُ اشَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ اتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ. (مشکوٰۃ)</p>
--	---

تشریح: اگر قبروں پر سجدہ بغرض عبادت یا حصول مقاصد کے کیا جائے جیسا کہ بت پرست بتوں کی پوجا پاٹ کیا کرتے ہیں تو یہ کفر اور شرک ہے۔ اگر بہت عبادت خداوندی قبروں پر سجدہ ریز ہوتا مگر ساتھ ساتھ صاحب قبر کا حصول قرب بھی مقصود ہے تو یہ حرام ہے۔ ایک روایت صدیقہ کائنات ام المومنین حضرت بی بی عائشہؓ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیماری کے موقعہ میں جس سے آپ اٹھ نہ سکے (مرض وفات) فرمایا۔ یہود نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ

گاہ ہٹا رکھا ہے۔ اور حضرت جناب سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا خبردار رہو تم سے پہلے لوگوں نے اپنے انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا لہذا خبردار تم لوگ قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔ معلوم ہوا کہ قبروں کو سجدہ گاہ بنانا اور عرس اور میلے لگانا منع اور حرام ہے۔ باقی مزاروں پر عرس وغیرہ کے جواز کے حیلے بہانے تلاش کرنے والے دراصل اپنے جیب بھرنے اور آمدنی بڑھانے کیلئے پریشان اور بے تاب ہیں۔ ورنہ وہ بھی جانتے ہیں کہ ان چیزوں اور ان حرکتوں کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔

﴿قبروں پر عورتوں کا جانا منع ہے﴾

<p>ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں اور قبروں پر چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔</p>	<p>(حدیث ۴۴)</p> <p>عن ابن عباس قال لعن رسول الله الزائرات القبور والمتعجلين عليها المساجد والسترج.</p> <p>(مشکوٰۃ)</p>
---	---

• تشریح • عورتوں کو قبرستان جانے سے اس لئے منع کیا گیا کہ وہ اکثر کمزور و اہل اور غیر صابر ہوتی ہیں ساتھ ساتھ ان میں جزع و فزع کی بھی عادت ہوتی ہے۔ البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اس سے مستثنیٰ ہے عورتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر حاضری دے سکتی ہیں۔ اسی طرح قبروں پر چراغان اور روشنائی کرنا اسراف میں داخل ہو کر جائز نہیں۔

﴿ سخت دلی کا علاج ﴾

(حدیث ۴۵)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا شَكِيَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ
قَلْبِهِ قَالَ امْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ وَأَطْعِمِ
الْمُسْكِينَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت
ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے اپنی سنگدلی کی شکایت کی
(اور اس کا علاج پوچھا) تو آپؐ نے
فرمایا کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور
مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔

و تشریح یہ اس لئے کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے موت کا خیال آئے گا۔ اور
غفلت دور ہو جائے گی۔ جب غفلت دور ہوگئی تو یقیناً دل نرم ہوگا کیونکہ دل کا سخت
ہونے کا سبب غفلت ہے مسکین اور محتاج کو کھانا کھلانے سے یہ احساس پیدا ہوگا کہ اللہ
تعالیٰ نے مجھے سب کچھ دے رکھا ہے۔ تو اس احساس سے دل میں نرمی پیدا ہوگی۔ اور
سختی ختم ہو کر رہے گی۔

﴿ بے رحم شخص رحمت سے محروم ﴾

(حدیث ۴۶)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ
النَّاسَ (بخاری مسلم)

ترجمہ:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو
لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

تشریح کے مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت کا ملکہ کا مستحق اور حقدار نہیں بننا دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخلوق پر رحم کرنے والوں پر رحمت کی رحمت نازل ہوتی ہے تم زمین والوں پر رحم کرو تا کہ تم پر وہ رحم کرے جو آسمان میں ہے۔ یعنی زمین میں جو جاندار خواہ حیوان ہو یا انسان پھر انسان نیک ہو یا بد سب پر شفقت کرے البتہ برے اور بدعتی لوگوں سے شفقت کا مطلب یہ ہوگا کہ ان کو برائی اور بدعت ظلم وغیرہ سے روکا جائے۔ ایک حدیث کا بھی یہی مضمون ہے کہ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ یعنی ظالم کو ظلم سے روکو جو آسمان میں ہے۔ اس سے اللہ جل جلالہ و علم نوالہ کی ذات اقدس مراد ہے۔ جس کی شہنشاہی اور حکم آسمانوں میں یکساں موجود ہے۔ اور اس سے فرشتے بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ اس صورت میں حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ تم زمینی مخلوق پر شفقت کرو۔ فرشتے تم پر رحم یعنی اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے دعا رحمت و مغفرت طلب کریں گے۔ ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ وہ شخص ہمارے طریقہ پر نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت اور رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا ادب و احترام ملحوظ نہ رکھے۔

﴿ماں باپ کا حق﴾

<p>ترجمہ:- حضرت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اولاد پر ماں باپ کا کیا حق ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارے ماں باپ تمہارے لئے جنت بھی اور دوزخ بھی۔</p>	<p>(حدیث ۴۷) عَنْ أَبِي أَسَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَيَّ وَلَدَهُمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَكَأَزَكُ. (ترمذی ابو داؤد)</p>
---	---

﴿تشریح﴾ حدیث شریف سے ماں باپ کی بڑی اہمیت اور عظمت ظاہر ہو رہی ہے کہ انکو راضی اور خوش رکھنے سے اللہ تعالیٰ جنت عنایت فرماویں گے۔ ماں باپ کو ناراض کرنے اور ستانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ دوزخ میں داخل کریں گے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی خوش نصیب اولاد سے ماں باپ راضی اور خوش ہیں تو اس سے اللہ تعالیٰ کی ذات خوش اور راضی رہتے ہیں۔ اگر کسی بد نصیب نے اپنے ماں باپ کو ناراض (بلا وجہ شرعی) اور ناخوش کیا تو ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ والدین کا فرمان بردار بیٹا اپنے ماں باپ کو شفقت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج (نفل) کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر چہ وہ دن بھر میں سو (۱۰۰) مرتبہ دیکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ بہت بڑا اور بہت پاکیزہ ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہر نظر کے بدلے ایک نفل حج مقبول کا ثواب عنایت فرما دیں گے۔ اگر چہ کوئی ہزار بار کیوں نہ نظر شفقت سے دیکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ کی خدمت نہ کرنے والے کے حق میں بدعا کی ہے۔

﴿ بڑا بھائی باپ کے مانند ہے ﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ نے فرمایا چھوٹے بھائی پر بڑے بھائی کا وہی حق یہ جو بیٹے پر اس کے باپ کا حق ہوتا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۴۸)</p> <p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ كَبِيرِ الْأَخَوَةِ عَلَى صَغِيرٍ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ.</p> <p>(مشکوٰۃ)</p>
--	--

• تشریح :- معلوم ہوا کہ بڑا بھائی قابل احترام ہے وہ اس حسن سلوک کا مستحق ہے جس کا باپ مستحق ہوتا ہے۔ اس بگڑے ہوئے معاشرہ میں بے دینیت کے سیلاب نے ایسی تباہی مچا دی کہ بڑا بھائی تو بجائے خود باپ کو ستایا اور پیٹا جاتا ہے۔ اس پر بس نہیں بلکہ بعض اوقات محروم قسم کے بیٹے والد کو قتل بھی کر دیتے تھے۔

﴿ آپ ﷺ کا پسندیدہ مشروب ﴾

<p>ترجمہ:- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پینے کی چیزوں میں ٹھنڈی مٹی چیز بہت زیادہ پسندیدہ تھی۔</p>	<p>(حدیث ۴۹)</p> <p>عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ الْحَلْوَاءُ الْبَارِدُ.</p> <p>(ترمذی)</p>
--	---

• تشریح :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا مشروب پسند تھا خواہ میٹھا پانی ہو یا میٹھا دودھ اور شہد ہو غرضیکہ ہر میٹھی چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند اور محبوب تھا۔ لہذا ہمیں

چاہئے کہ جب بھی بیٹھا مشروب وغیرہ استعمال کرنے کا موقع ملے تو اس نیت سے استعمال کریں کہ یہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو پسند تھا۔ اس وقت لطف اندوز ہونے کیساتھ ساتھ ثواب بھی ملے گا۔ (ہم خرابا ہم ثواب)

﴿پانی تین سانس میں پینا چاہئے﴾

<p>ترجمہ:- حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے کے درمیان تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔</p>	<p>(حدیث ۵۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا. (بخاری مسلم)</p>
---	--

﴿تشریح﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی تین سانس میں پیتے تھے اور ہر مرتبہ برتن کو منہ سے جدا کر لیتے تھے۔ یہ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر معمول تھا ورنہ بعض روایات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سانس میں پینے کا بھی ذکر آیا ہے۔ کمال سنت یہ ہے کہ تین سانس میں پینے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی سنت میں خیر و برکت رکھ دی ہے۔

﴿زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا﴾

<p>ترجمہ:- حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نبی کریمؐ کی خدمت میں زمزم کے پانی کا ایک ڈول لے کر آیا تو آپؐ نے اس کو اس حالت میں پیا کہ آپ کھڑے ہوئے تھے۔</p>	<p>(حدیث ۵۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا. (بخاری مسلم)</p>
--	---

﴿تشریح﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمزم کے پانی کو کھڑے ہو کر پینا بطور تبرک تھا یا

لوگوں کی کثرت کی وجہ سے وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی یا اس وجہ سے کہ زمزم کے کنویں کے ارد گرد کچھڑ ہو گیا بوجہ پانی گرنے کے اس لئے بیٹھنا ممکن نہ تھا یا یہ کہا جائے گا کہ آپؐ نے بیان جوڑ کیلئے کھڑے ہو کر پیا۔ آب زمزم اور وضو کا بچا ہوا پانی کو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔ بعض لوگ آب زمزم کو کھڑے ہو کر پینا ضروری اور واجب خیال کرتے ہیں یہ درست نہیں۔

﴿اتباع سنت کا ثواب﴾

<p>ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امتی کے بگڑنے کے وقت جس شخص نے میری سنت کو مضبوطی سے تھاما اس کو سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب ملے گا۔</p>	<p>(حدیث ۵۲) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ (مشکوٰۃ)</p>
---	---

﴿تشریح﴾ فساد امتی سے مراد بدعات کا شور بدعات کا عام ہونا ہے۔ اس حدیث کا مصداق آج ہی کا دور ہے کہ ہر طرف سے بدعات کی بدبودار ہوئیں چل رہی ہیں۔ اور ان کی سرپرستی میں نام کے مولوی زادہ، پیر زادہ، گندی نشین پیش پیش ہیں۔ اور سادہ قسم کے مسلمانوں کو قرآن و سنت سے بے خبر رکھ کر بدعت کی رنگین کشتی میں سوار ہونے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ لوگوں کو سنت سے دور اور بدعت کے قریب لانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ لیکن مسلمان کی دنیوی اور اخروی کامیابی سنت سے محبت اور بدعت سے نفرت کرنے میں ہے۔ اس پر فتن دور میں پیغمبر علیہ السلام کے طریقہ پر چل کر

زندگی بسر کرنے میں بہت بڑا اجر و ثواب ہے۔

﴿تبلیغ کی اہمیت﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔</p>	<p>(حدیث ۵۳) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوا أَعْنِي وَلَوْ آيَةً. (بخاری)</p>
--	--

﴿تشریح﴾ علم ہی وہ ایک عظیم وصف ہے جو انسان کو عزت، شرافت کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔ علم ہی معرفت الہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ انسانی ذہن کو صحیح عقیدہ بخشتا ہے۔ دل و دماغ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کا صحیح راستہ دکھاتا ہے۔ اسلام نے کسی بھی علم کے حصول سے روکا نہیں ہے۔ البتہ ایسے علم سے اسلام کو نفرت ضرور ہے جو کمر اسی اور الحاد کا ذریعہ ہو کر خدا اور اس کے رسولؐ سے دور رکھے۔

ولو آية:- (۱) یا تو آیت سے مراد قرآن مجید کی آیت ہے کہ جب اس کی تبلیغ ضروری ہے کہ جس کی حفاظت کا ذمہ خود خدا نے اٹھالیا تو حدیث کی تبلیغ بطریق اولیٰ ضروری ہوگی۔

(۲) یا آیت سے مراد نشانی ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانیوں میں سے جو نشانی تم کو ملے وہ دوسروں تک پہنچا دو۔

(۳) یا آیت سے مراد کلام مفید ہے مثلاً من صمت نجی یا اس طرح جو کلام مفید ہو وہ پہنچاؤ۔ آخری احتمال زیادہ صحیح ہے کیونکہ یہ کتاب اللہ اور حدیث دونوں کو

شامل ہے۔

خوش قسمت ہیں وہ افراد جن کی زندگیاں دین و اسلام کی نشر و اشاعت میں صرف ہو رہی ہیں۔ خواہ مدارس و مساجد میں درس و تدریس و خطابت کی صورت میں ہو یا دعوت و تبلیغ کی شکل میں ہو۔

﴿دعا عبادت ہے﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ دعا ہی عبادت ہے۔</p>	<p>(حدیث ۵۴) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (ترمذی)</p>
--	---

﴿تشریح﴾ دعا ایسی عبادت ہے کہ بندہ ہمہ تن خدائے بزرگ و بڑی طرف متوجہ ہو کر رہتا ہے۔ خدائے وحدہ لا شریک لہ کے علاوہ تمام مخلوق سے خواہ انبیاء ہوں یا اولیاء و مستغنی رہتا ہے۔ اس کے دل و دماغ میں خوف اور ڈر صرف اور صرف باری تعالیٰ کا ہوتا ہے اپنی امیدیں بھی اسی خالق کائنات سے وابستہ رکھتا ہے۔ مزید یہ کہ دعا میں اخلاص بھی موجزن رہتا ہے۔ باری تعالیٰ کے انعامات اور احسانات کی شکر گزاری بھی ہوتی ہے۔ دعا کے اندر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بھی اظہار کیا جاتا ہے۔ نیز عجز و انکساری کی صورت میں کمال عبودیت کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک جگہ دعا کو نج العبادۃ عبادت کا مغز اور خلاصہ فرمایا گیا۔ ہمارا پختہ یقین و اعتقاد ہے کہ بارگاہ خداوندی میں خالی ہاتھ جائیگے مگر واپسی پر جھولی بھر کر آئیگیے۔ اور یہ بھی یقین ہے کہ گنبدوں مزاروں وغیرہ پر خالی ہاتھ جانا اور آنا ہوگا۔ رب کے شاہی دربار کو چھوڑ کر در بدر

ٹھو کریں کھانا کوئی عظمی نہیں ہے۔ مگر ایک ازلی مشرک نے تو برملا یہاں تک کہنے سے نہیں شرمایا۔

اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا کیا ہے
یہ ہے ہمیں جو کچھ لے لیں گے محمد سے

فوالسفا..... والی اللہ المشتکی

﴿اولیاء اللہ سے دشمنی رکھنا﴾

ترجمہ:- جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو شخص میرے کسی دوست سے دشمنی کرے۔ میں اس کو جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔

(حدیث ۵۵)
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ عَادَى لِيْ
وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَنِي بِالْحَرْبِ. (بخاری)

﴿تشریح﴾ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے دشمنی اور عداوت رکھنا بہت ہی بری اور خطرناک ہے اس دور کے سب سے بڑے ولی اللہ اور اہل اللہ وہ علماء اور طلباء ہیں جو مساجد و مدارس میں رہ کر پر خلوص انداز میں دینی علوم کی نشر و اشاعت میں مصروف ہیں دین کی اشاعت درس و تدریس واعظ کے ذریعہ ہو یا دعوت و تبلیغ کی صورت میں یہ سارے ولایت اور بزرگی کی علامت ہیں ان لوگوں سے دشمنی کینہہ رکھنا ازلی بد بخت اور محروم قسمت ہونے کی نشانی ہے۔ علماء اور تبلیغی درویشوں سے دشمنی رکھنے والے اپنی عاقبت کی فکر کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ایسے شخص سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔

سود کا گناہ

<p>ترجمہ:- جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ سود کا ایک درہم جیسے انسان کھالے اور وہ جانتا ہو (کہ یہ سود کا ہے) تو (اس کا گناہ) چھتیس (۳۶) مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے</p>	<p>(حدیث ۵۶) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَاهِمُ الرِّبَا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتِّهِ وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً. (مشکوٰۃ)</p>
---	---

تشریح: اللہ تعالیٰ نے کسی بھی گناہ کے بارے میں اتنی بڑی وعید اور تنبیہ نہیں فرمائی جتنی وعید سود کے متعلق قرآن میں وارد ہے ارشاد ہے کہ اعلان جنگ سن لو اللہ اور اس کے رسول کا ایک جگہ آپ کا ارشاد ہے کہ سود کے گناہ کے ستر (۷۰) درجے ہیں اور ان میں جو سب سے کم درجہ ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے لعنت بھیجی سود کھانے والے پر اور کھلانے والے پر اور اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہ بننے والوں پر اور فرمایا کہ (گناہ میں) یہ سب برابر ہیں۔ بنک چونکہ سودی کاروبار کا مرکز ہے اس لئے اس کی ملازمت کو علماء نے حرام قرار دیا۔

مقام عبرت تو یہ ہے کہ بہت سے بظاہر نمازی، حاجی، تقویٰ و پرہیز گاری کے دعویدار بھی اس مرض میں مبتلا و ملوث ہیں اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو سود کی لعنت سے بچا کر رزق حلال کمانے اور اس پر قناعت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

﴿ہمسایہ کوستانا﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا۔ جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو۔</p>	<p>(حدیث ۵۷)</p> <p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ (مسلم)</p>
---	--

﴿تشریح﴾ پڑوسی کے بہت سارے حقوق ہیں پڑوسی سے رواداری حسن سلوک کا معاملہ کرنا چاہئے اسے کسی بھی قسم کی تکلیف اور ایذا نہ پہنچانا چاہئے۔ بلکہ ہر طرح کی خیال داری اور ہمدردی کرنی چاہئے۔ جنت میں داخل نہ ہونے سے مراد خول اولیٰ ہے۔

﴿جانوروں کو لڑانا منع ہے﴾

<p>ترجمہ:- حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۵۸)</p> <p>عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ (بخاری مسلم)</p>
--	--

﴿تشریح﴾ کسی بھی قسم کے جانوروں اور پرندوں کو خواہ بیل، بھینس، کتا، ریچھ، مرغ، شیر وغیرہ کو آپس میں لڑانا درست نہیں۔ جب جانوروں کو لڑانا جائز نہیں تو دو مسلمانوں کو آپس میں لڑانا بطریق اولیٰ ناجائز اور حرام ہوگا۔

﴿مرغ کو برا کہنا منع ہے﴾

<p>ترجمہ:- حضرت خالد بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغ کو برا کہنے سے منع فرمایا ہے نیز آپؐ نے فرمایا کہ بلاشبہ وہ (مرغ) نماز کیلئے آگاہ کرتا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۵۹)</p> <p>عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّجِجِ وَقَالَ إِنَّهُ يُوَفِّدُ لِلصَّلَاةِ.</p> <p>(مشکوٰۃ)</p>
---	--

﴿تشریح﴾ نماز سے تہجد کی نماز مراد ہے۔ حدیث میں ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کیلئے اس وقت اٹھتے تھے جب مرغ بانگ دیا کرتا تھا اور یہ احتمال بھی ہے کہ نماز سے سراج نماز فجر ہو۔ اب مطلب یہ ہوگا کہ مرغ اپنی بانگ کے ذریعہ آگاہ کر رہا ہے کہ نماز فجر کا وقت قریب ہو گیا ہے دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ مرغ کو برا نہ کہو کیونکہ وہ نماز کیلئے جگاتا ہے۔

﴿عورت کا سر منڈانا حرام ہے﴾

<p>ترجمہ:-</p> <p>اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی عورت اپنا سر منڈائے۔</p>	<p>(حدیث ۶۰)</p> <p>وَعَنْ عَلِيٍّ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْءَةُ رَأْسَهَا.</p> <p>(مشکوٰۃ)</p>
---	---

﴿تشریح﴾ جس طرح مرد کیلئے داڑھی رکھنا ضروری اور واجب ہے اسی طرح عورت

کو بھی سر کے بال رکھنا ضروری ہے۔ مرد کیلئے داڑھی منڈوانا اور کتر وانا ناجائز اور حرام ہے۔ اسی طرح عورت کو اپنے سر کے بال منڈوانا اور کتر وانا حرام اور ناجائز ہے۔ مگر یورپ کی لعنت اور دشمنان اسلام کے مکر و فریب کاریوں میں آکر اکثر مسلمان اپنے پیغمبر علیہ السلام کی حسین و جمیل اور متبرک سنت داڑھی مبارک سے محروم نظر آ رہے ہیں۔ بیشتر دختران اسلام (خواتین) سر کے بال کتر وانے کی عادی بن چکی ہیں۔ مگر خواتین اسلام کی کامیابی و کامرانی اپنی روحانی امی صدیقہ کائنات بی بی عائشہؓ کی حقیقی روحانی بیٹیاں بن کر رہنے میں ہے۔ یورپی اخلاق و اطوار ان کیلئے پیغام موت سے کہیں کم نہیں ہے۔

﴿ مونچیں کتروانے کا حکم ﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مونچھوں کو نہ کتروائے وہ ہم میں سے نہیں۔</p>	<p>(حدیث ۶۱) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا. (ترمذی)</p>
---	--

تشریح: کتنی بڑی وعید ہے لمبے لمبے مونچوں کی خدمت گزار اور ان پر فخر و ناز کرنے والوں کیلئے وہ ذرا اپنے پیارے پیغمبر علیہ السلام کے اس ارشاد کو غور سے پڑھیں آیا کیا گدھے کے پوچھ کی مقدار مونچھیں رکھنے میں ثواب ہے یا عذاب و عقاب، ملا علی قاریؒ اس حدیث کے خلاصہ میں فرماتے ہیں کہ ایسا شخص ہماری سنت اور ہمارے طریق کو ماننے والوں میں کامل ترین نہیں ہے۔ بہر حال حدیث میں مونچھیں بڑھانے والوں کیلئے بڑی تنبیہ اور اظہار ناراضگی ہے۔

﴿ پگڑی باندھنا سنت ہے ﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پگڑی باندھنا ضروری سمجھو کیونکہ یہ فرشتوں کی علامت ہے اور پگڑی کے شملہ کو اپنی پشت پر چھوڑ دو۔</p>	<p>(حدیث ۶۲) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْعِمَائِمِ فَإِنَّهَا سِيمَاءُ الْمَلَائِكَةِ وَأَرْخُوهَا خَلْفَ ظَهْرِكُمْ. (مشکوٰۃ)</p>
---	--

﴿تشریح﴾ پگڑی باندھنا سنت ہے اس کی فضیلت میں بہت سارے احادیث منقول ہیں۔ ایک روایت میں ہے۔ (گضعیف ہے) کہ پگڑی باندھ کر پڑھی جانے والی دو رکعتیں بغیر پگڑی کے پڑھی جانے والی ستر رکعتوں سے افضل ہے۔

نیز پگڑی میں شملہ چھوڑنا افضل ہے لیکن دائمی طور نہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے کہ آپؐ کبھی تو شملہ چھوڑتے تھے۔ اور کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ اور آپؐ کے عمامہ کا شملہ اکثر اوقات میں پیٹھ پر پڑا ہوتا تھا۔ اور کبھی کبھی دائیں طرف بھی لٹکا لیتے تھے۔ لیکن بائیں طرف لٹکانا چونکہ آپؐ سے ثابت نہیں اس لئے بدعت ہوگا۔ شملہ کو منڈھوں کے درمیان چھوڑنا مستحب ہے۔

شملہ کی لمبائی کم از کم ایک بالشت اور زیادہ سے زیادہ ہاتھ بھر ہونی چاہئے اس سے زائد لمبا شملہ چھوڑنا بدعت ہے۔ چنانچہ مقررہ حد سے زائد لمبائی اگر غرور و تکبر کے طور پر ہوگی تو وہ حرام شمار ہوگی ورنہ مکروہ اور خلاف سنت ہے۔ شملہ چھوڑنا فقہی اعتبار سے مستحب ہے جس کا تعلق سنت زائدہ سے ہے سنت ہدی سے نہیں۔ (مظاہر حق)

﴿شہد کی فضیلت﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر مہینے میں تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لیا کرے تو وہ کسی بڑی مصیبت میں مبتلا نہیں ہوتا۔</p>	<p>(حدیث ۶۳) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعَقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غُلَوَاتٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ. (مشکوٰۃ)</p>
---	---

﴿تشریح﴾ اللہ تعالیٰ نے شہد کے اندر بہت سی برکتیں اور خصوصیتیں رکھ دی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ شہد پانی میں ملا کر نوش فرماتے تھے۔ حکیم جالینوس کہتے ہیں کہ بیماریوں کیلئے شہد سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ طبیعوں نے لکھا ہے کہ نہار منہ شہد کا استعمال بلغم کو دفع کرتا ہے۔ فضلات کو دور کرتا ہے۔ اور معدے کو صاف کرتا ہے مثلاً گردہ کی پتھری کو توڑتا ہے۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ شہد کے ذریعے بڑی بڑی بیماریوں کو دفع فرماتے ہیں۔

﴿آپ قائد اور خاتم النبیین ہیں﴾

(حدیث ۶۱۲)

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا أَفْخَرُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا أَفْخَرُ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشْفَعٍ وَلَا أَفْخَرُ. (مشکوٰۃ)

ترجمہ:- حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (قیامت کے دن) میں تمام رسولوں اور نبیوں کا قائد ہوں گا۔ اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ اور میں خاتم النبیین ہوں یعنی نبوت مجھ پر ختم ہوگئی ہے۔ اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا اور سب سے پہلا شخص شفاعت کرنے والا میں ہوں گا۔ اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول ہوگی۔ اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

﴿صحابہ اور تابعین کی فضیلت﴾

<p>ترجمہ:- حضرت جابرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اس مسلمان کو (دورخ کی) آگ نہ چھوئے گی جس نے مجھ کو دیکھا ہو یا اس شخص کو دیکھا ہو جس نے مجھ کو دیکھا۔</p>	<p>(حدیث ۶۵) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارَ مُسْلِمًا رَأَيْتُ أَوْ رَأَى مِنْ رَأْيِي. (ترمذی)</p>
--	--

﴿صحابہ کرامؓ کو برا کہنے والا ملعون ہے﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو تم کہو اللہ کی لعنت ہو تمہاری شرارت پر۔</p>	<p>(حدیث ۶۶) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شَرِّكُمْ. (ترمذی)</p>
---	---

﴿صدیق اکبرؓ صحابہ کے سردار ہیں﴾

<p>ترجمہ:- حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہم سب سے افضل ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ چہیتے ہیں۔</p>	<p>(حدیث ۶۷) عَنْ عُمَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ترمذی)</p>
--	--

﴿حضرت عمر فاروقؓ کی فضیلت﴾

<p>(حدیث ۲۸)</p> <p>قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ (ترمذی)</p>	<p>ترجمہ:-</p> <p>آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی اور نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتے۔</p>
---	---

﴿حضرت عثمانؓ آپ کے رفیق ہیں﴾

<p>(حدیث ۲۹)</p> <p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي بِعَفِيَّتِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ (ترمذی)</p>	<p>ترجمہ:-</p> <p>آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرے رفیق بہت میں عثمان ہیں۔</p>
--	--

﴿حضرت علیؓ علم کا دروازہ ہیں﴾

<p>(حدیث ۷۰)</p> <p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا (ترمذی)</p>	<p>ترجمہ:-</p> <p>جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ اس گھر کا دروازہ ہیں۔</p>
--	--

﴿اہل بیت کا دشمن آپ کا دشمن ہے﴾

(حدیث ۷۱)

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ إِنَّا خَرَبٌ لِمَنْ خَارِبَهُمْ. (ترمذی)

ترجمہ:- حضرت زید بن ارقم راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کے حق میں فرمایا کہ جو کوئی ان سے لڑے میں اس سے لڑوں گا۔ اور جو کوئی ان سے مصالحت رکھے میں اس سے مصالحت رکھوں گا۔

﴿تشریح﴾ مطلب یہ ہے کہ جس نے ان حضرات سے محبت اور الفت رکھی تو اس نے آپؐ سے محبت اور الفت رکھی ہے۔ جس نے ان سے دشمنی رکھی تو گویا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی اور عداوت رکھی۔

﴿صف کی درنگی کا حکم﴾

(حدیث ۷۲)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ أَقَامَةِ الصَّلَاةِ. (بخاری)

ترجمہ:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی صفوں کو برابر رکھا کرو۔ کیونکہ صفوں کو برابر رکھنا نماز کی تکمیل میں سے ہے۔

﴿تشریح﴾ احادیث میں صفوں کو برابر کرنے کی اہمیت اور تاکید آئی ہوئی ہے۔ ایک روایت میں آپؐ نے کہا اے اللہ کے بندوں اپنی صفیں سیدھی کر ورنہ اللہ تعالیٰ

تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔ لہذا جب جماعت کھڑی ہو تو ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو صف کے برابر کرے ایک دوسرے سے آگے پیچھے نہ کھڑا ہونا چاہئے۔

﴿امام سے پہل کرنے کی ممانعت﴾

<p>ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ جو شخص (رکوع و سجدہ میں) اپنے سر کو امام سے پہلے اٹھائے یا جھکائے تو اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔</p>	<p>(حدیث ۷۳)</p> <p>عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ قَالَ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَحْفَظُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ فَإِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ الشَّيْطَانِ. (مشکوٰۃ)</p>
--	---

کتنی بڑی وعید ہے ان لوگوں کیلئے جو رکوع اور سجود میں سر اٹھانے اور جھکانے میں امام سے پہل کرتے ہیں۔

﴿قبولیت دعا کا وقت﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور تکبیر کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔</p>	<p>(حدیث ۷۴)</p> <p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الدُّعَاءَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ.</p> <p>(ترمذی البوداؤد)</p>
--	--

تشریح :- حدیث سے معلوم ہوا کہ اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت بہت ہی

بابرکت ہے اس وقت انسان اپنے رب کریم سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے یقیناً اللہ کی ذات اس دعا کو قبول فرمائیں گے۔ دنیوی اخروی کامیابی اور بھلائی سے نوازیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہمیں اپنے پروردگار سے مانگنے کا سلیقہ اور طریقہ بھی تو آئے۔

﴿مسجد بنانے کا ثواب﴾

<p>ترجمہ:- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص خدا کیلئے مسجد بناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں مکان بناتا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۷۵) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ (ترمذی ابو داؤد)</p>
--	--

تشریح: اللہ میں اشارہ اخلاص کی طرف ہے کہ مسجد بنانے سے مقصود خوشنودی اور رشتہ الہی ہو۔ نام نمود نہ ہو۔ اور مسجد: میں توین تقلیل کیلئے اور چنا: میں تعظیم کیلئے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خدا کے رضا کیلئے چھوٹی مختصر سی ہی مسجد بنائے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کیلئے عالیشان محل تیار فرما دیں گے۔ مسجدوں کی خدمت گزاری اور اس کی بناء تعمیر وغیرہ میں حصہ لینا ایمان کی علامت اور نشانی ہے۔

﴿مسجد میں دو رکعتیں پڑھنا﴾

<p>ترجمہ:- حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔</p>	<p>(حدیث ۷۶)</p> <p>عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ. (بخاری مسلم)</p>
--	---

تشریح :- مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعت نماز بیت تحیۃ المسجد پڑھنا مستحب ہے۔ حدیث میں صیغہ امر محمول علی الاستحباب ہے۔

﴿جماعت کی نماز کا ثواب﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے۔</p>	<p>(حدیث ۷۷)</p> <p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرَيْنَ دَرَجَةً. (بخاری مسلم)</p>
--	---

تشریح :- جماعت سے نماز پڑھنا ست موکدہ قریب واجب ہے۔ اور جماعت سے نماز پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب اور تاکید بھی ہے۔ ادائے کامل جماعت کی صورت میں نماز پڑھنے میں ہے۔ بلا وجہ تنہا نماز پڑھنا ادائے کامل ہے۔

﴿شُرک گناہ کبیرہ ہے﴾

<p>ترجمہ:- جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا (۲) والدین کی نافرمانی کرنا (۳) کسی آدمی کو قتل کر دینا (جس کا قتل کرنا شرعاً حلال نہ ہو) (۴) جھوٹی قسم کھانا۔</p>	<p>(حدیث ۷۸) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِبَائِرُ الْأَشْرَاطُ بِاللَّهِ وَغُفُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغُمُوسُ. (بخاری)</p>
---	---

﴿تشریح﴾ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے شرک گناہ کبیرہ میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہر کوتاہی، سستی، لغزش قابل معافی ہو سکتی ہے مگر شرک کا جرم اور گناہ ہرگز قابل معافی نہیں ہوگا۔ جس کی سخت سے سخت سزا شرک کو پہنچتی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ حتمی اور اٹل شرک کے بارے میں یہ ہے۔

ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذالك لمن يشاء.

ترجمہ:- بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس جرم کو نہیں بخشتے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے۔ ہاں اس کے سوا اور جس گناہ کو چاہے گا بخش دے گا۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کو مہلکات میں شمار فرما کر اس سے بچنے کی تاکید کی ہے۔

آج کل کے معاشرے کا تو یہ حال ہے کہ کہیں دور سے کوئی رنگ برنگی خوشنما گنبد، اونچی قبر یا قبر پہ چھنڈی گاڑی ہوئی دیکھ کر ان سے مشکلیں حل کرانے اور مشکلیں مل ہونے

اور مرادیں و آرزوئیں حاصل ہونے کی فکر میں لگ جاتے ہیں۔ یہی تو شرک ہے اور اسی ہی کا نام شرک ہے۔ میرے خدائے بزرگ و برتر ہی مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لائق اور سزاوار ہیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو شرک اور بدعت کی جراثیم سے بچائے۔

﴿دنیا قید خانہ ہے﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کیلئے جنت ہے۔</p>	<p>(حدیث ۷۹) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ (مسلم)</p>
---	--

تشریح :- مومن کیلئے قید خانہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح قید خانہ میں صعوبتیں، مصائب اور تکالیف برداشت کی جاتی ہیں۔ تو دنیا بھی مومن کیلئے ایک قسم کا قید خانہ ہے۔ جہاں اس کو مصائب اور شدائد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح نفس کی آزادی کو ختم کرنا ہوتا ہے۔ زندگی بھر عبادت، ریاضت کی مشقت برداشت کرتا رہتا ہے۔ غرضیکہ وہ احکام خداوندی کا پابند ہو کر رہتا ہے۔

بعض حضرات نے حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے۔ کہ مومن کو آخرت میں جو بارگاہ خداوندی سے اجر و انعام ملے گا اور جن نعمتوں و راحتوں سے نوازا جائے گا ان کی بہ نسبت یہ دنیا اس کے حق میں گویا قید خانہ ہے۔ شرک اور کفر کو آخرت میں جس دردناک اور سخت ترین عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اس کے مقابلہ میں یہ دنیا

اس کیلئے گویا جنت ہے۔

﴿تصویر کی شرعی حیثیت﴾

<p>ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو اور نہ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں جس میں کتا ہو۔</p>	<p>(حدیث ۸۰) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرٌ (مشکوٰۃ)</p>
--	--

﴿تشریح﴾ تصویر سے مراد جاندار کی تصویریں ہیں۔ شکار، کھیت مویشیوں وغیرہ کی حفاظت کیلئے کتا رکھنے کی اجازت ہے وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ جاندار چیزوں کی تصویر کشی اسلام میں حرام ہے۔ اس سے وہ غیر جاندار چیزیں جن کی پوجا کی جاتی ہے

﴿ منافق کی نشانیاں ﴾

(حدیث ۸۱)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ زَادَ مُسْلِمٌ وَأَنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اتَّعَمَّنْ خَانَ

(بخاری مسلم)

ترجمہ:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ اس کے بعد مسلم نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ کیا کہ اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور مسلم ہوئے کا دعویٰ کرے۔ اس کے بعد بخاری و مسلم دونوں متفق ہیں (وہ تین نشانیاں یہ ہیں) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے تو اس کا خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

﴿ تشریح ﴾ نفاق کی دو قسمیں ہیں (۱) اعتقادی (۲) عملی نفاق اعتقادی کہتے ہیں۔ آدمی کفر سے ملوث ہو اور ظاہر اسلام کو کرے۔ یہ اسلام کا بدترین دشمن ہے اور کافر مجاہد سے زیادہ مضر اور نقصان دہ ہے۔ نفاق عملی کہتے ہیں کہ اس میں وہ علامات پائے جائیں جو اس حدیث میں مذکور ہیں یا ظاہر اطاعت ہو دل میں غلط قسم کی باتیں پوشیدہ ہوں یہ بوجہ معصیت کے فاسق مسلمان کہلائے گا۔

سوال: بعض سچے اور مخلص مسلمانوں میں بھی یہ علامات اور نشانیاں پائی جاتی ہیں۔

جواب اول: یہاں نفاق سے مراد نفاق عملی ہے نہ کہ اعتقادی۔

جواب دوم: المنافق میں الف لام عہدی ہے اس سے مراد وہ منافقین ہیں جو حضور علیہ

السلام کے زمانے میں موجود تھے جن کے خالق کا علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی ہوتا تھا۔ اور آپ ان کے اوصاف صحابہ کرام کو بتاتے تھے۔

جواب سوم: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ علامات اور نشانیاں اس میں پختہ اور آخ ہو چکی ہیں جیسا کہ لفظ اذا کا تکرار اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اگر کبھی کبھی ان کا صدور ہو تو یہ مراد نہیں۔

سوال: اس حدیث میں تین چیزوں کا ذکر ہے اور دوسری حدیث میں چار چیزوں کا تو ان دونوں حدیثوں میں تطبیق کی کیا صورت ہے۔

جواب اول: مقصود تعداد بیان کرنی نہیں ہے بلکہ بسا اوقات ایک ہی چیز کیلئے مختلف علامات ہوتی ہیں جن میں بعض کو ایک دفعہ اور بعض کو دوسری دفعہ ذکر کیا جاتا ہے۔

جواب دوم: نزول وحی پہلے تین کیساتھ ہوا ہوگا پھر چار کیساتھ۔

جواب سوم: اس وقت آپ کے سامنے مخاطب وہی ہو گئے جن میں یہ تین چیزیں ہوگی۔ تو ان پر تعریض کر دی ہوگی۔

جواب چہارم: ٹکٹ سے مقصود حصر نہیں کیونکہ بعض روایات میں من علامات المنافق کا لفظ آیا ہے۔ جس سے مقصود تبعض ہے یعنی ویسے تو علامات بہت ہیں لیکن ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

جواب پنجم: دوسری حدیث میں خصائل کا ذکر ہے اور ایک شئی خصلت ہونے سے اس کا علامت ہونا لازم نہیں آتا یہ جواب حافظ ابن حجر عسقلانی نے ذکر کیا ہے۔

عصیت پر وعید ﴿﴾

(حدیث ۸۲)

ترجمہ:-

عَنْ جَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصِيَّةٍ
وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصِيَّةً وَلَيْسَ
مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصِيَّةٍ.

(ابوداؤد)

حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ
فحش ہم میں سے نہیں ہے جو لوگوں کو
عصیت کی دعوت دے نہ وہ فحش ہم
میں سے ہے جو عصیت کے سبب لڑے
اسی طرح وہ فحش بھی ہم میں سے نہیں
ہے جو عصیت کی حالت میں مر جائے۔

﴿تشریح﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عصیت یہ ہے کہ تم ظلم پر اپنی قوم
و برادری کی حمایت کرو۔ تو معلوم ہوا کہ حق کے معاملہ میں اپنی قوم و برادری کی حمایت کی
جائے تو یہ اچھی چیز ہے۔ کیونکہ ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں
بہترین فحش وہ ہے جو اپنی قوم و برادری کے لوگوں کے ظلم و زیادتی کا دفعیہ کرے یعنی
اگر قوم برادری مظلوم ہے تو ان کی حمایت اور مدد کی جائے۔

﴿ غصہ سے بچنے کی تاکید ﴾

<p>ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا غصہ مت کرو۔ اس شخص نے یہ بات کئی مرتبہ کہی اور آپ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا کہ غصہ مت کرو۔</p>	<p>(حدیث ۸۳)</p> <p>عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّ ذَلِكَ مَرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ.</p> <p>(بخاری)</p>
---	---

﴿ تشریح ﴾ غصہ ایک بری چیز ہے۔ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ ایمان کو خراب کر دیتا ہے جس طرح ایسا شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ یعنی کمال ایمان یا نور ایمان میں رخنہ ڈال دیتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں آپ کا ارشاد ہے جو شخص اپنے غصے پر کنٹرول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اپنے عذاب سے بچائے گا۔

﴿ ظالم کی مدد کرنا جائز نہیں ﴾

<p>ترجمہ:- حضرت اوس بن شرییلؓ راوی ہیں کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی ظالم کی تائید کیلئے اس کے ساتھ چلے اور وہ یہ جانتا ہو کہ وہ ایک ظالم انسان ہے تو وہ شخص اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۸۴)</p> <p>عَنْ أَوْسِ بْنِ شَرِيْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَشَى مَعَ ظَالِمٍ فَيَقْوِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ.</p> <p>(مشکوٰۃ)</p>
---	---

﴿تشریح﴾ وہ افراد اپنی اہلخانہ پر رحم کریں جو ہر میدان خصوصاً سیاسی میدان میں ظالم حکمرانوں، ظالم نوابوں اور سرداروں کی حمایت اور تائید ووث دینے کی صورت میں کیا کرتے ہیں۔ قومیت کی بنیادوں پر یا سیم و زر کی لالچ میں آ کر۔ حدیث میں اس بارے میں کتنی بڑی وعید اور تنبیہ ہے ہر انسان کا فرض ہے کہ سب سے پہلے اپنی ایمان بچانے کی فکر کرے۔

﴿کون سے لوگ شفاعت کریں گے﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن تین طرح کے لوگ شفاعت کریں گے۔ پہلے انبیاء پھر علماء اور پھر شہدا۔</p>	<p>(حدیث ۸۵) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ (بخاری)</p>
---	--

﴿تشریح﴾ شفاعت اور نیک لوگ بھی کریں گے۔ ان تین طبقہ کی تخصیص بر بناء فضیلت اور ان کی بزرگی کی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم با عمل گروہ کا درجہ شہداء کے گروہ سے بڑھ کر اور افضل ہے علماء با عمل کے افضل ہونے پر اس حدیث کو بھی دلیل ٹھہرائی گئی ہے جس میں ہے کہ قیامت کے دن علماء کی سیاحتی اور شہداء کے خون کو تولا جائیگا تو شہداء کے خون پر علماء کی سیاحتی (روشنائی) بھاری پڑ جائے گی۔

﴿حیاء ایمان کا حصہ ہے﴾

(حدیث ۸۶)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَدَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ

(بخاری)

ترجمہ:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کا جز ہے اور ایمان (مومن) جنت میں جائے گا۔ اور بے حیائی بدی کا جز ہے اور بددوزخ میں جائے گا۔

﴿تشریح﴾ حیاء یعنی تمام برے کاموں سے دور رہنا ایمان کا ایک حصہ اور جز ہے۔ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیاء کی تعریف کی ہے۔ فرمایا ہر دین اور مذہب میں ایک خلق ہے اور اسلام کا وہ خلق حیاء ہے مگر بعض چیزوں میں حیاء کرنا شرعاً ممنوع ہے جیسے امر بالمعروف نہی عن المنکر، تعلیم و تدریس، حق کہنا، حق ادا کرنا، حق کو اسی دینا وغیرہ۔

﴿روزانہ کنگھی کی ممانعت﴾

(حدیث ۸۷)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غَبَا.

(ترمذی)

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ ایک روز باغہ کر کے کنگھی کی جائے۔

﴿تشریح﴾ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ روزانہ کنگھی نہ کی جائے۔ یہ ممانعت سر کے بالوں اور داڑھی دونوں کو شامل ہے۔ باقی یہ ممانعت صرف مردوں کیلئے ہے کیونکہ عورتوں کیلئے زینت اور آرائش کوئی مکروہ نہیں ہے۔ البتہ یہ ممانعت بھی تنزیہی ہے۔

﴿جھوٹ بولنے کی نحوست﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتے اس سے میل بھر دور چلے جاتے ہیں۔</p>	<p>(حدیث ۸۸) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ ثَنَيْنِ مَا جَاءَ بِهِ (ترمذی)</p>
---	--

﴿تشریح﴾ جھوٹ اتنی خراب چیز ہے کہ فرشتے بھی اس کی بدبو سے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں یہاں فرشتوں سے مراد حفاظتی فرشتے ہیں جو انسان کی حفاظت کیلئے مامور ہیں۔

﴿آپ کو میٹھی چیز پسند تھی﴾

<p>ترجمہ:- حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو بہت پسند فرماتے تھے۔</p>	<p>(حدیث ۸۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلَ (بخاری)</p>
--	--

﴿ کھانا کھلانے کی فضیلت ﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کھر میں کھانا کھلایا جاتا ہے وہاں خیر اتنی تیزی سے پہنچتی ہے جتنی تیزی سے چھری بھی اونٹ کے گوبان کی طرف نہیں پہنچتی۔</p>	<p>(حدیث ۹۰) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْمَلُ فِيهِ مِنَ الشَّقَرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ (بخاری)</p>
--	--

تشریح :- مطلب یہ ہے کہ جس کھر میں مہمانوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے اس کھر میں اللہ تعالیٰ فراوانی اور برکت بھلائی نازل فرماتے ہیں۔
اونٹ کے گوشت میں سے اس کے گوبان کا گوشت سب سے زیادہ لذیذ ہوا کرتا ہے اس لئے سب سے پہلے گوبان کے گوشت کو کھانا جاتا ہے۔

﴿ مل کر کھانے میں برکت ہے ﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مل کر کھاؤ الگ الگ مت کھاؤ کیونکہ برکت جماعت کیساتھ ہوتی ہے۔</p>	<p>(حدیث ۹۱) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا إِنَّ الْبِرَّكَهَ مَعَ الْجَمَاعَةِ (ابن ماجہ)</p>
---	---

﴿دنیا نبی کریم کی نگاہ میں﴾

(حدیث ۹۲)

سَنُأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا إِنَّا الدُّنْيَا
مُلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ
وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ

(ترمذی)

ترجمہ:-

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یا اور کھو دنیا ملعون
ہے اور جو چیز دنیا کے اندر ہے وہ بھی ملعون
ہے۔ البتہ ذکر اللہ، خدا کی پسندیدہ چیزیں
عالم اور طالب (یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل
قدر ہیں)

تشریح: لفظ دنیا یہ دنو سے ماخوذ ہے یا دناۃ سے اگر دنو سے ہو تو متنی قریب کا ہوگا۔
دنیا کو دنیا بھی اس لئے کہا جاتا ہے۔ کہ یہ زوال کے قریب ہے یا آخرت کے قریب
ہے اگر دناۃ سے ماخوذ ہو تو معنی خسرت کا ہوگا اور دنیا بھی ایک خسیس چیز ہے۔

دنیا کے مصداق میں تین قول ہیں۔ (۱) مجموع عالم متناہی کا نام دینا ہے۔ (۲) جو
مدرک بالکس ہے وہ دنیا ہے اور جو مدرک بالعقل ہے وہ آخرت ہے (۳) صحیح یہ ہے کہ
جو چیز خدا سے غافل کر دے وہ دنیا ہے چنانچہ جس کے پاس مال دولت نہیں لیکن مال کی
خواہش اور حرص میں مبتلا ہے تو ایسا شخص مالدار ہے اور جس کے پاس مال دولت کی
فراوانی اور کثرت ہے مگر مال و دولت کی خواہش اور حرص نہیں رکھتا بلکہ کثرت مال کے
باوجود احکام شریعت اور تعلیمات نبوی کے مطابق زندگی بسر ہو رہی ہے تو ایسا شخص
دیندار ہے۔

حدیث میں جس دنیا کو ملعون قرار دیا گیا وہ دنیا ہے جو یاد الہی سے غافل کروے دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر امت کیلئے فتنہ اور آزمائش ہے چنانچہ میری امت کیلئے جو چیز فتنہ اور آزمائش ہے وہ مال و دولت ہے تو اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کے لوگوں کو کثرت مال و زر و دیگر یہ امتحان لینا چاہتا ہے کہ صراطِ مستقیم پر رہتے ہیں یا کثرت مال کی ہجرت سے غرور میں آکر صراطِ مستقیم کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

﴿دو بہترین نعمتیں﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دو نعمتیں ہیں کہ ان کے معاملہ میں بہت سے لوگ فریب اور دھوکہ کھائے ہوئے ہیں تندرستی اور فراغت ہیں۔</p>	<p>(حدیث ۹۳) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مُفِيدُونَ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ. (بخاری)</p>
---	---

﴿تشریح﴾ صحت تندرستی اور فراغت اوقاتِ نعمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو یہ نعمتیں عطا کی تو وہ صحت اور فراغت کو غنیمت شمار کر کے اللہ کی عبادت ذکر اور یاد الہی میں ہمد و ثناء مصروف رہے اور ہر قسم کی بھلائی اور نیکی میں کوشاں رہے۔ وقت کو ضائع کرنے سے پرہیز کرے۔

﴿مال آزمائش ہے﴾

<p>ترجمہ:- حضرت کعب بن عیاضؓ راوی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امت کیلئے فتنہ و آزمائش ہے اور میری امت کیلئے فتنہ اور آزمائش مال و دولت ہے۔</p>	<p>(حدیث ۹۴) عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَلِفِتْنَةِ أُمَّتِي الْمَالُ. (بخاری)</p>
--	---

﴿تشریح﴾ خلاصہ حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو مال و دولت دے کر امتحان لینا چاہتا ہے۔ کہ دولت کی فراوانی اور کثرت کے باوجود وہ راہ مستقیم پر چل کر زندگی بسر کر سکے یا مال و دولت کی نشہ میں آ کر حدودِ الہی کو پامال کر گزرے گا۔

﴿ضرورت سے زیادہ تعمیر پر وعید﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندہ کے مال و دولت میں برکت عطا نہیں ہوتی تو وہ اس مال کو پانی اور مٹی میں ملا دیتا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۹۵) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَبَارِكْ لِعَبْدِي فِي مَالِهِ جَعَلَهُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ. (مشکوٰۃ)</p>
---	--

﴿تشریح﴾ رہائش کیلئے مکان بقدر ضرورت بنانے کی اجازت ہے۔ ضرورت سے زائد محض آرائش اور زینت و نام کیلئے بنگلہ پہ بنگلہ بنانا شرعاً قبیح اور درست نہیں اس لئے

کہ اسراف اور فضول خرچی میں داخل ہے۔ حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ امور خیر نیکی اور بھلائی میں مال خرچ کرنے کی توفیق نہیں دیتے ہیں۔ بلکہ اس کا مال دولت ضرورت سے زائد عمارتیں بنانے اور ان کی زیب و زینت میں خرچ ہوتا ہے۔

﴿قناعت کی فضیلت﴾

<p>ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تھوڑے سے رزق پر اللہ سے راضی ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے تھوڑے سے عمل پر راضی ہو جاتا ہے۔</p>	<p>(حدیث ۹۶)</p> <p>قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللَّهِ بِالْهَيْسِيرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ.</p> <p>(بخاری)</p>
---	--

﴿تشریح﴾ مطلب یہ ہے کہ تھوڑے رزق پر قناعت سے کام لیکر اپنی ضروریات کو پوری کرنے پر اکتفا کرتا ہے اور اس تھوڑی سے دولت پر شکر خداوندی بجالاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی عبادات اور طاعات کے تھوڑے سے عمل پر بھی راضی اور خوش ہو جاتا ہے۔

﴿خدا کے نزدیک پسندیدہ مسلمان﴾

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس مسلمان کو دوست رکھتا ہے جو مفلس، پارسہ اور عیالدار ہو۔

(حدیث ۹۷)
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ
الْمُتَعَفِّفَ أَبَا الْعِيَالِ. (ابن ماجہ)

﴿تشریح﴾ خلاصہ یہ کہ ایک مسلمان نہایت مفلس اور مسکین ہے۔ اپنے اہل و عیال کی معاشی ضروریات محنت مزدوری اور حلال ذرائع آمدنی کے ذریعہ پورا کرتا ہے۔ لوگوں کے سامنے دست سوال (بھیک) دراز کرنے سے بچتا رہتا ہے۔ یہ حقیقتہً کامل مسلمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ ہے۔

﴿اعتبار خاتمہ کا ہے﴾

ترجمہ:- جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ہر بندہ کو اسی حال پر اٹھائے جائے گا۔ جس حال پر وہ مرا ہے۔

(حدیث ۹۸)
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُؤْتَى كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ.
(مسلم)

﴿تشریح﴾ اگر ایمان کی حالت میں موت آئی تو ایمان کی حالت میں اٹھے گا۔ اگر کفر و شرک کی حالت میں مرا تو کفر و شرک کی حالت میں اٹھے گا اگر عبادت ذکر طاعت الہی تلاوت قرآن وغیرہ کی حالت میں موت آئی تو انہیں حالات میں اٹھے گا۔ اگر معاصیت زنا شراب دیگر گناہوں کی حالت میں موت آئی تو انہیں حالات میں اٹھے گا۔

﴿نماز تہجد پڑھنے کی فضیلت﴾

(حدیث ۹۹)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَابُّ
الْقَسَالِحِ خَيْرٌ قُلُوبِكُمْ وَهُوَ قَرِينَةٌ لَكُمْ
إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَمُكَفِّرَةٌ لِلْسَّيِّئَاتِ وَ
مُنْهَاهُ عَنِ الْإِثْمِ (ترمذی)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نماز تہجد کو ضروری جانو۔ کیونکہ یہ
طریقہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا ہے۔ اور
نماز تہجد تمہارے لئے رب العزت کی
قرب نزدیکی اور گناہوں کے دور ہونے کا
سبب ہے اور گناہوں سے روکنے
والا ہے۔

﴿تشریح﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو تاکید اور تنبیہ فرما رہے ہیں کہ پچھلے
زمانے کے انبیاء کرام اور اولیاء کا یہ طریقہ ہے لہذا تم بھی نماز تہجد کو پڑھنے کی اہتمام
کریں۔ تاکہ بزرگ ہستیوں اور صلحاء کی جماعت اور زمرہ میں آپ کا شمار ہو۔ ایک
روایت میں آپ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے سب سے زیادہ قریب آخری
شب میں ہوتا ہے۔ لہذا تم بھی اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والین ہو سکتے ہو تو
ضرور ہو۔ ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی
طرف دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ ایک وہ شخص جو رات میں نماز تہجد پڑھنے کیلئے
کھڑا ہوتا ہے دوسرا وہ لوگ جو نماز پڑھنے کیلئے اپنی صفوں کو درست کرتے ہیں۔
تیسرے وہ لوگ جو دشمنوں سے لڑنے کیلئے (جہاد کے وقت) صف بندی کرتے ہیں۔
ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ کس وقت کی

دعا بہت زیادہ قبول ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا آخری تہائی رات میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

نیز آپ نے فرمایا آخری تہائی رات کے وقت ہمارے رب تعالیٰ کی رحمت آسمان دنیا پر نازل ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اسے قبولیت بخشوں۔ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے اور میں اسے بخشوں۔ اور کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اس کا سوال پورا کروں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعت تہجد پڑھی ہیں اور تین وتر اس لئے فقہاء احناف نے آٹھ رکعت پر مواظبت کو مستحب فرمایا ہے اور اگر گنجائش نہ ہو تو دو یا چار رکعت پڑھنا بھی کافی ہیں۔ نماز تہجد کا افضل وقت اخیر شب ہے۔ عشاء کے بعد جو نوافل پڑھے وہ بھی تہجد میں داخل ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اخیر شب میں اپنے رب غفور کے سامنے کھڑے ہو کر عبادت کی توفیق دے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

احقر غلام غوث آربانوی دیوبندی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فاقہ، تنگدستی اور بیماری کے اسباب

مہمان کو حقارت سے دیکھنا • قرآن کو بے وضو ہاتھ لگانا • بغیر بسم اللہ کے کھانا
کھڑے ہو کر کھانا • جوتے پہن کر کھانا • بغیر ہاتھ دھوئے کھانا
ننگے سر کھانا • کھانے کے برتن کو صاف نہ کرنا • مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا
نماز قضا کرنا • بزرگوں کے آگے چلنا • دروازے پر بیٹھنے کی عادت
نامحرم عورتوں کو دیکھنا • اولاد کو گالی دینا • جھوٹ بولنا
صبح کے وقت سونا • مغرب کے بعد سونا • شکستہ کنگھا استعمال کرنا
ننگے سر بیت الخلا میں جانا • بیت الخلا میں باتیں کرنا • بیت الخلا میں تھوکرنا
اہل و عیال سے لڑتے رہنا • نہانے کی جگہ پیشاب کرنا • کھڑے ہو کر نہانا
فقیر کو جھڑکنا • حوض غسل والی جگہ پیشاب کرنا • گانے بجانے میں دل لگانا

ماخوذ: از ”سکون قلب“ حضرت تھانویؒ